

جاتی ہے لیکن حدیث میں روح سے مراد روح انسانی یعنی نفس نامقہ ہے۔ وہ چار مہینے دس دن کے بعد ہی بدن سے متعلق ہوتا ہے۔

(۶۵۹۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن ابوبکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک بن نضہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے۔ اے رب! اب علقہ یعنی جما ہوا خون بن گیا ہے۔ اے رب! اب مضغہ (گوشت کا لوتھرا) بن گیا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش پوری کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا برا؟ اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ اسی طرح یہ سب باتیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔ دنیا میں اسی کے مطابق ظاہر ہوتا ہے۔

باب اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو گیا

اور اللہ نے فرمایا جیسا اللہ کے علم میں تھا اسکے مطابق ان کو گمراہ کر دیا۔ (یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث میں مذکور ہے جسے امام احمد اور ابن حبان نے نکالا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے، اس پر قلم خشک ہو چکا ہے (وہ لکھا جا چکا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ”لہا سابقون“ کی تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

(۶۵۹۶) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ریحان نے بیان کیا، انہوں نے مطرف بن عبد اللہ بن فہیر سے سنا، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ ایک صاحب نے (یعنی خود انہوں نے) عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت کے لوگ جہنمیوں میں سے بچانے جا چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ انہوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کریں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لئے اسے

۶۵۹۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكَ يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ؟ أَيُّ رَبِّ عُلَقَةٍ؟ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ؟ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: يَا رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ)).

[راجع: ۳۱۸]

۲- باب جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ ﴿وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ﴾ [الجنائۃ: ۲۳]. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ)). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

۶۵۹۶- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الرُّثْكَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرَفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُعْرِفُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَلِمَ يَفْعَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: ((كُلُّ يَفْعَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسَّرُ لَهُ)).

سہولت دی گئی ہے۔

[طرفہ فی : ۷۵۵۱]

رنگ بکسر یزید کا لقب ہے، ان کی ڈاڑھی بہت ہی لمبی تھی۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ نیک کاموں کی کوشش کرے اور اللہ سے جنتی ہونے کی دعا بھی کرے کیونکہ دعا سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور دعا کرنا بھی تقدیر سے ہے۔

### ۳- باب اللہ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا

عَامِلِينَ

۶۵۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ : قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)). [راجع: ۱۳۸۳]

۶۵۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)). [راجع: ۱۳۸۴]

۶۵۹۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، كَمَا تُتَّبَعُونَ النَّبِيَّ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَذَعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تُجَدِّعُونَهَا؟)).

[راجع: ۱۳۵۸]

۶۶۰۰- قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ: ((اللَّهُ أَعْلَمُ

باب اس بیان میں کہ مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ ہی کو معلوم کہ اگر وہ بڑے ہوتے، زندہ رہتے تو کیسے عمل کرتے

(۶۵۹۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

(۶۵۹۸) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

(۶۵۹۹) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں ہے جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو۔ لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا ان میں کوئی کن کٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو۔

(۶۶۰۰) صحابہ نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ! اس بچے کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مر گیا ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا

بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)). [راجع: ۱۳۸۴] ہے کہ وہ (بڑا ہو کر) کیا عمل کرتا۔

اولاد مشرکین کے بارے میں بت سے قول ہیں بعض نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو ہونے والا ہے۔ مالک اپنے ملک کا مختار ہے۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحكيم۔

۴۔ باب قوله وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا  
باب اور اللہ نے جو حکم دیا ہے (تقدیر میں جو کچھ لکھ دیا ہے) وہ ضرور ہو کر رہے گا

۶۶۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ طَلَاقَ أَخِيهَا لِيَسْتَفْرِغَ صَفْحَتَهَا، وَلَتَكُفَّ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا)). [راجع: ۲۱۴۰]

۶۶۰۱) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنی کسی (دینی) بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اسکے گھر کو اپنے ہی لئے خاص کرنا چاہے۔ بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں بھی) کر لینا چاہئے کیونکہ اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے مقدر میں ہو گا۔

یہ حکم اس وقت ہے جب کہ عدل و انصاف کے ساتھ ہر دو کے حق ادا کر سکے وان خفتم ان لاتعدلوا لمواحدة (النساء: ۳) اگر ہر دو بیویوں کے حقوق ادا نہ کر سکتے کا خوف ہو تو ایک ہی بہتر ہے۔

۶۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي غُثَمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِخَذَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدُ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنْ أَنْهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا: اللَّهُ مَا أَخَذَ، وَاللَّهُ مَا أَغْطَى، كُلُّ بِأَجَلٍ فَلْتَنْصِبِي وَلْتَخْسِبِي.

۶۶۰۲) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک کا بلاوا آیا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سعد، ابی بن کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ بلائے والے نے آکر کہا کہ ان کا بچہ (آنحضرت ﷺ کا نواسہ) نزع کی حالت میں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کا ہے جو وہ لیتا ہے، اس لئے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

[راجع: ۱۲۸۴]

یہاں امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث کو اس لئے لائے ہیں کہ اس سے ہر چیز کی مدت مقرر ہونا اور ہر کام کا اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہونا نکلا ہے۔

۶۶۰۳۔ حَدَّثَنَا حَبِائِلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُخَبَّرٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

۶۶۰۳) ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ ہم کو عبد اللہ بن مخیر جمحی نے خبر دی، انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا رسول اللہ! ہم لونڈیوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور مال سے محبت کرتے ہیں۔ آپ کا عزل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تم ایسا کرتے ہو، تمہارے لئے کچھ قباحت نہیں اگر تم ایسا نہ کرو، کیونکہ جس جان کی بھی پیدائش اللہ نے لکھ دی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

اس کا ترجمہ آج کے دور میں بھی برابر ہو رہا ہے۔ صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا عزل کہلاتا ہے۔ آپ نے اسے پسند نہیں کیا۔

(۶۶۰۴) ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابو واہل نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی (دینی) چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا، جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

(۶۶۰۵) ہم سے عبدان نے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے اور آپ نے (اسی اثنا میں) فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کا جسم کا یا جنت کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے، ایک مسلمان نے اس پر عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اس پر بھروسہ کر لیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں عمل کرو کیونکہ ہر شخص (اپنی تقدیر کے مطابق) عمل کی آسانی پاتا ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ”فاما من اعطی واتقى“ (الایہ۔ پس جس نے راہ اللہ

اخبرہ انہ یتمموا هو جالس عند النبی ﷺ جاء رجل من الانصار فقال: يا رسول الله انا نصيب سنيا ونحب المال كيف تری فی الغزل؟ فقال رسول الله ﷺ: ((أو إنکم تفعلون ذلك لا علیکم أن لا تفعلوا، فإنه لیست نسمه کتب الله أن تخرج إلا هی کائنة)). [راجع: ۲۲۲۹]

۶۶۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ لَرَأَاهُ فَعَرَفَهُ.

۶۶۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ عَوْدٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: مِنَ الْقَوْمِ أَلَا تَنْكُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا) اْعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَإِمَّا مَن

أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ [الليل: ۵] الآية.

[راجع: ۱۳۶۲]

دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

## باب عملوں کا اعتبار خاتمہ پر موقوف ہے

(۶۶۰۶) ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی لڑائی میں موجود تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں جو آپ کے ساتھ شریک جہاد تھا اور اسلام کا دعویدار تھا فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ ہونے لگی تو اس شخص نے بہت جم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کو معلوم ہے جس کے بارے میں ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ تو اللہ کے راستے میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اب بھی یہی فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ ممکن تھا کہ بعض مسلمان شبہ میں پڑ جاتے لیکن اس عرصہ میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا ترکش کھولا اور اس میں سے ایک تیر نکال کر اپنے آپ کو زن کر لیا۔ پھر بہت سے مسلمان آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دوڑتے ہوئے پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی۔ اس شخص نے اپنے آپ کو ہلاک کر کے اپنی جان خود ہی ختم کر ڈالی۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہو گا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی خدمت و مدد دے دین آدمی سے بھی کراتا ہے۔

## ۵- باب الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ

۶۶۰۶- حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ: ((هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ)). فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدْ انْتَحَرَ فَلَانْ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)).

[راجع: ۳۰۶۲]

نظاہر وہ شخص جہاد کر رہا تھا، مگر بعد میں اس نے خود کشی کر کے اپنے سارے اعمال کو ضائع کر دیا۔ باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔ فی الواقع عملوں کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو توحید و سنت اور اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی

محبت پر خاتمہ نصیب کرے اور دم آخر میں کلمہ طیبہ پر جان نکلے آمین۔

(۶۶۰۷)۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَكْثَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءَ عَنْ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلْيَنْظُرُ إِلَى النَّارِ فَلْيَنْظُرُ إِلَى هَذَا؟) فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى بَلَدٍ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةً سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَفَيْهِ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْرِعًا فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((وَمَا ذَلِكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ لِفُلَانٍ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ)) فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ غَنَاءِ عَنْ الْمُسْلِمِينَ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّحْوِ آتِيَةٌ)).

[راجع: ۲۸۹۸]

۶۔ باب إلقاء النذر العبد إلى القدر

ہو گا وہی جو تقدیر میں ہے۔

باب نذر کرنے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی

اکثر لوگوں کا قاعدہ ہے کہ یوں تو اللہ کی راہ میں اپنا پیسہ خرچ نہیں کرتے جو کوئی مصیبت آن پڑے اس وقت طرح طرح کی شتمیں اور نذریں مانتے ہیں۔ باب کی حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نذر اور منت ماننے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی

ہوتا وہی ہے جو تقدیر میں ہے۔ مسلم کی حدیث میں صاف یوں ہے کہ نذر نہ مانا کر داس لئے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔ حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ مگر آپ نے جو نذر سے منع فرمایا وہ اس نذر سے جس میں یہ اعتقاد ہو کہ نذر ماننے سے بلائیں جائے گی جیسے اکثر جاہلوں کا عقیدہ ہوتا ہے لیکن اگر یہ جان کر نذر کرے کہ نافع اور ضار اللہ ہی ہے اور جو اس نے قسمت میں لکھا ہے وہی ہو گا تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کا پورا کرنا ایک عبادت اور واجب ہے۔ اب ان لوگوں کے حال پر بہت ہی افسوس ہے جو خدا کو چھوڑ کر دوسرے بزرگوں یا درویشوں کی نذر مانیں وہ علاوہ گنہگار ہونے کے اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں کیونکہ نذر ایک مالی عبادت ہے اس لئے غیر اللہ کی نذر ماننے والا مشرک ہو جاتا ہے۔

۶۶۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُةٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ قَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)).

(۶۶۰۸) ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتمر نے، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی، نذر صرف بخیل کے دل سے پیسہ نکالتی ہے۔

[طرفہ فی: ۶۶۹۲، ۶۶۹۳۔]

تفسیر: یوں تو اس کے دل سے پیسہ نکلتا نہیں جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو نذر مانتا ہے اور اتفاق سے اس کا مطلب پورا ہو گیا تو اب پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے جبکہ مار کر اس وقت خرچ کرنا پڑتا ہے الغرض سارے معاملات تقدیر ہی کے تحت انجام پاتے ہیں۔ یہی ثابت کرنا حضرت امام قدس سرہ کا مقصد ہے۔

۶۶۰۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَرْتَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَرْتَهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)). [طرفہ فی: ۶۶۹۴۔]

(۶۶۰۹) ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نذر (منت) انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں (رب) نے اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں (رب) نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے، البتہ اس کے ذریعہ میں بخیل کا مال نکلا لیتا ہوں۔

### باب لا حول ولا قوة الا باللہ کی فضیلت کا بیان

### ۷- باب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

تفسیر: یہ بڑی برکت کا کلمہ ہے اور شیطان اور تمام بلاؤں سے بچنے کی عمدہ سپر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو گناہ یا بلا سے بچانے والا اور عبادت کی توفیق اور طاقت دینے والا اللہ ہی ہے۔ ہمارے مرشد حضرت شیخ احمد مجدد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو وہ ہر روز پانچ سو بار لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھے، اس طرح کہ اول اور آخر سو سو بار درود پڑھے، تو اللہ اس کی مصیبت دور کر دے گا۔ ہمارے شیخ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہر وقت جب فرصت ہو کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے اس ذکر پر مواظبت کی ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ لا الہ الا اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل، نعم المولی و نعم النصیر۔

اس ذکر میں عجیب برکت ہے، جو کوئی آدمی ہمیشہ اس ذکر پر مواظبت کرے اس کو وسعت رزق، غنا اور توکمری حاصل ہوتی ہے،

ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے، اللہ تعالیٰ سے امید ہوتی کہ اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں، رات اور دن میں ہر وقت یہ ذکر کرتا رہے اور صبح و شام تین بار یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ لا یضرہ مع اسمہ شیئی فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم اللھم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعود بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت بسم اللہ ماشاء اللہ لا یأتی بالخیر الا اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ تو کلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان وما لم یشالہم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیئی قدير وان اللہ قد احاط بكل شیئی علما۔

اور شام کو سورہ ملک یعنی تبارک الذی اور سورہ واقعہ اور تہجد کی آٹھ رکعات میں سورہ یٰسین پڑھا کرے (وحیدی)

۶۶۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ، عَنْ أَبِي غَثَمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرْفًا وَلَا نَغْلُو شَرْفًا، وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْتَبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)). [راجع: ۲۹۹۲]

(۶۶۱۰)۔ مجھ سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو حضرت عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو خالد حذاء نے خبر دی، انہیں ابو عثمان نہدی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ ہمارے قریب آئے اور فرمایا اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی برے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔ پھر فرمایا اے عبداللہ بن قیس! (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ سکھا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے (وہ کلمہ ہے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (طاقت و قوت اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں)

۸۔ باب الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ عَاصِمٌ: مَانِعٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: سَدًا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ. دَسَّاهَا: أَغْوَاهَا.

باب معصوم وہ ہے جسے اللہ گناہوں سے بچائے رکھے

سورہ ہود میں اللہ نے فرمایا لا عاصم الیوم من امر اللہ عاصم کے معنی روکنے والا۔ مجاہد نے کہا یہ جو سورہ یٰسین میں فرمایا وجعلنا من بین یدہیم سدًا یعنی ہم نے حق بات کے ماننے سے ان پر آڑ کر دی وہ گڑھا میں ڈلگا رہے ہیں۔ سورہ الشمس میں جو لفظ دساھا ہے اس کا معنی گمراہ کیا۔

بعض نسخوں میں سدًا کی جگہ سدئی اور کمانی نے اپنی شرح میں اس کا اظہار کیا ہے اور حدیث ایحسب الانسان ان یتروک سدئی کو مراد لیا ہے مگر حافظ نے کہا کہ سدئی کی شرح میں مجاہد سے میں نے یہ روایت نہیں پائی۔ حضرت امام بخاری نے



عاصم کی مناسبت سے سدّ کی بھی تفسیر بیان کر دی، کیونکہ لفظ عاصم کے معنی مانع کے ہونے اور سد بھی مانع ہوتی ہے۔ اب سد کی مناسبت سے دساہا کی بھی تفسیر کی کیونکہ سد اور دس کے حروف ایک ہی ہیں تقدیم اور تاخیر کا فرق ہے۔ المعصوم من عصمة الله بان حماه من الوقوع في الهلاك او ما يجراه به و عصمة الانبياء على نبينا و عليهم السلام حفظهم من النقائص و تخصيصهم بالكمالات النفسية والنصرة والاثبات في الامور انزال السكينة والفرق بينهم وبين غيرهم ان العصمة في حقهم بطريق الوجوب و في حق غيرهم بطريق الجواز (فتح الباری)

معصوم وہ ہے جس کو اللہ پاک ہلاک کرنے والے گناہوں میں واقع ہونے سے بچالے اور نقائص سے انبیاء علیہم السلام کا معصوم ہونا بطریق وجوب ہے اور ان کی خصوصیات میں سے ہے کہ نفیس کلمات ان کی زبانوں سے ادا ہوتے ہیں، ان کو آسانی مدد ملتی ہے اور کاموں میں ان کو ثبات حاصل ہوتا ہے اور ان پر من جانب اللہ تسکین نازل ہوتی اور ان میں اور ان کے غیر میں فرق یہ ہے کہ ان کو یہ خصوصیات بطریق وجوب ودیعت ہوتی ہیں اور ان کے غیر کو بطریق جواز۔

۶۶۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا اسْتَخْلَفَ خَلِيفَةً إِلَّا لَهُ بَطَانَتَانِ، بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُرُهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْضُرُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ)).

۶۶۱۱- ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی شخص حاکم ہوتا ہے تو اس کے صلاح کار اور مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اسے نیکی اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور اس پر ابھارتے رہتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے برائی کا حکم دیتے رہتے ہیں اور اس پر اسے ابھارتے رہتے ہیں اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

[طرفہ بی : ۷۱۹۸]

### باب اور اس بستی پر ہم نے حرام کر دیا ہے

جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ وہ اب دنیا میں لوٹ نہیں سکیں گے (سورہ انبیاء) اور یہ کہ جو لوگ، تمہاری قوم کے ایمان لاچکے ہیں ان کے سوا اور کوئی اب ایمان نہیں لائے گا (سورہ ہود) اور یہ کہ ”وہ بدکرداروں کے سوا اور کسی کو نہیں جنیں گے (سورہ نوح) اور منصور بن نعمان نے عکرمہ سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ حرم حبشی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ضرور اور واجب کے ہیں۔

۹- باب ﴿وَحَرَامٌ عَلَى قَرْبَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾ [الأنبياء: ۹۵]. ﴿إِنَّهُ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ﴾ [هود: ۳۶] ﴿وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا﴾ [نوح: ۲۷]. وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ: عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَرَمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَجَبَ.

حضرت امام بخاری کا مقصد ان آیات سے تقدیر کا ثابت کرنا ہے جو ظاہر ہے فندہرو ایسا اولی الالباب

۶۶۱۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا

۶۶۱۲- مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں ابن طاووس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یہ جو لہم کا

لفظ قرآن میں آیا ہے تو میں لم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی بات نہیں جانتا جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے اسے لامحالہ گزرنا ہے، پس آنکھ کا زنا (غیر محرم کو) دیکھنا ہے، زبان کا زنا غیر محرم سے گفتگو کرنا ہے، دل کا زنا خواہش اور شہوت ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے۔ اور شبلیہ نے بیان کیا کہ ہم سے ورقاء نے بیان کیا، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پھر اس حدیث کو نقل کیا۔

[راجع: ۶۲۴۳]

اس حدیث کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ طاووس نے یہ حدیث خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے جیسے اگلی روایت سے یہ لگتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے کہا۔ باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ زنا کرنے والا بھی تقدیر کے تحت زنا کرتا ہے۔

باب آیت اور وہ خواب جو ہم نے تم کو دکھایا ہے، اسے ہم نے صرف لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے“ کی تفسیر

(۶۶۱۳) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ”آیت“ اور وہ رویا جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے“ کے متعلق کہا کہ اس سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اس معراج کی رات دکھایا گیا تھا۔ جب آپ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا۔ کہا کہ قرآن مجید میں ”الشجرة الملعونة“ سے مراد ”زقوم“ کا درخت ہے۔

بعض شارحین نے حدیث اور باب کی مطابقت اس توجیہ کے ساتھ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تقدیر میں یہ بات لکھ دی تھی کہ وہ معراج کا قصہ جھٹلائیں گے اور اسی طرح سے ہوا۔

باب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم و موسیٰ علیہما السلام نے جو مباحثہ کیا اس کا بیان

(۶۶۱۴) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے

رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزُّنَا أَذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَرَوْنَا الْعَيْنَ النَّظَرُ، وَزَنَا اللِّسَانُ الْمُنْطَقُ، وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ)). وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۰- باب ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ [الاسراء: ۶۰] ۶۶۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ. [راجع: ۳۸۸۸]

۱۱- باب تَحَاجَّ آدَمَ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۶۶۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

بیان کیا، کہا کہ ہم نے عمرو سے اس حدیث کو یاد کیا، ان سے طاؤس نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”آدم اور موسیٰ نے مباحثہ کیا۔ موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آدم رضی اللہ عنہ سے کہا آدم! آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ ہی نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکالا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لئے برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے تورات کو لکھا۔ کیا آپ مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ آخر آدم رضی اللہ عنہ بحث میں موسیٰ رضی اللہ عنہ پر غالب آئے۔ تین مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ فرمایا۔ سفیان نے اسی اسناد سے بیان کیا، کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

[راجع: ۳۴۰۹]

ظاہری ہے کہ یہ بحث اسی وقت ہوئی ہوگی جب حضرت موسیٰ دنیا میں تھے۔ بعض نے کہا کہ قیامت کے دن یہ بحث ہو گی۔ امام بخاری نے عند اللہ کہہ کر یہی اشارہ کیا ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اللہ سے درخواست کی اے رب! ہم کو آدم دکھا جس نے ہم کو جنت سے نکالا اس پر یہ ملاقات ہوئی۔ آدم تقدیر کا حوالہ دے کر غالب ہوئے یہی کتاب القدر سے مناسبت ہے۔

لَشَيْخٍ

## باب جسے اللہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے

(۶۶۱۵) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، کہا ہم سے فلح نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ بن ابی لبابہ نے بیان کیا، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے غلام وراہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنحضرت ﷺ کو نماز کے بعد کرتے سنی ہے۔ چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھوایا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آنحضرت ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے دولت والے کی دولت کچھ کام نہیں دے سکتی۔ اور

## ۱۲- باب لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ

۶۶۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فَلْحٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ، فَأَمَلْتُ عَلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي

ابن جریج نے کہا کہ مجھ کو عہدہ نے خبر دی اور انہیں ورا دے خبر دی، پھر اس کے بعد میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو اس دعا کے پڑھنے کا حکم دے رہے تھے۔

الفاظ دعا سے ہی کتاب القدر سے مناسبت نکلی۔ عہدہ بن ابی لبابہ کی سند ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عہدہ کا سامع ورا دے ثابت ہوا کیونکہ اگلی روایت میں اس سامع کی صراحت نہیں ہے۔

باب بد قسمتی اور بد نصیبی سے اللہ کی پناہ مانگنا اور برے خاتمہ سے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ”کہہ دیجئے کہ میں صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس کی مخلوقات کی بدی سے

(۶۶۱۶) ہم سے مسدود نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سی نے بیان کیا، ان سے ابو صالح نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی مشقت، بد بختی کی پستی، برے خاتمے اور دشمن کے ہنسنے سے۔

باب اس آیت کا بیان کہ اللہ پاک بندے اور اس کے دل کے درمیان میں حائل ہو جاتا ہے

(۶۶۱۷) ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے سالم نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے کہ ”نہیں“ دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

(۶۶۱۸) ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا کہ عبد اللہ نے ہمیں خبر دی، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (بتا وہ کیا ہے؟) اس نے کہا کہ ”دھواں“

عَبْدَةُ أَنْ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا، ثُمَّ وَلَدَتْ بَعْدَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعَتْهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ. [راجع: ۸۴۴]

۱۳- باب مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ ذَرْكَ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: هُوَ الَّذِي أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

۶۶۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ سَمِيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَذَرْكَ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)). [راجع: ۶۳۴۷]

۱۴- باب يَحُولُ بَيْنَ

الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

۶۶۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ، أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْلِفُ: ((لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ)).

[طرفاء فی: ۶۶۲۸، ۷۳۹۱]

۶۶۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، وَبَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: ((خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) قَالَ:

الدُّخُّ قَالَ: ((اَخْسَا فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ))  
 قَالَ عُمَرُ: اَنْذَن لِي فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ:  
 ((دَعُهُ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ، وَاِنْ لَمْ  
 يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)).  
 [راجع: ۱۳۵۴]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس لئے کہا کہ جس کم جہاں پاک آئندہ دجال کا اندیشہ ہی نہ رہے۔ اس حدیث کی مناسبت کتاب

القدر ہے یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تب تو تم اسے مار ہی نہ سکو گے کیونکہ اللہ نے تقدیر یوں  
 لکھی ہے کہ وہ قیامت کے قریب نکلے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہو گا۔ تقدیر کے خلاف نہیں  
 ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ دجال کے لفظی معنی کے لحاظ سے ابن صیاد بھی دجالوں کی فہرست ہی کا ایک فرد تھا اس کے سارے کاموں  
 میں دجل اور فریب کا پورا پورا دخل تھا، ایسے لوگ امت میں بہت ہوئے ہیں اور آج بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے  
 ان کو دجالوں کذابوں کہا گیا ہے۔

### باب سورہ توبہ کی اس آیت کا بیان

### ۱۵- باب

کہ ”اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں صرف وہی درپیش آئے گا جو  
 اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے۔“ اور مجاہد نے بفاتین کی تفسیر میں  
 کہا تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اس کو جس کی قسمت میں اللہ نے  
 دوزخ لکھ دی ہے اور مجاہد نے آیت والذی قدر فہدی کی تفسیر میں  
 کہا کہ جس نے نیک بختی اور بد بختی سب تقدیر میں لکھ دی اور جس  
 نے جانوروں کو ان کی چراگاہ بتائی۔

﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا﴾  
 [التوبة: ۵۱] قَضَى. قَالَ مُجَاهِدٌ: بِفَاتِينَ  
 بِمُضَلِّينَ اِلَّا مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اَنَّهُ يَصْنَعُ  
 الْجَحِيمَ ﴿قَدَّرَ فَهَدَى﴾ [الأعلى: ۳]  
 قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى الْاَنْعَامَ  
 لِمَرََاتِعِهَا.

(۶۶۱۹) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ  
 کو نصر نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے بیان  
 کیا، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن یعمر نے  
 بیان کیا اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے  
 اسے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے لئے رحمت بنا دیا،  
 کوئی بھی بندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹی  
 ہوئی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا ہے اور اس شہر سے بھاگا نہیں صبر کرے

۶۶۱۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا ذَاوُدُ بْنُ  
 أَبِي الْفَرَاتِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ  
 يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ  
 الطَّاعُونِ فَقَالَ: ((كَانَ عَذَابًا يَنْعَثُهُ اللَّهُ  
 عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً  
 لِلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ  
 يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنْ

ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی ہے جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

طاعون ایک ورم سے شروع ہوتا ہے جو بغل یا گردن میں ظاہر ہوتا ہے اس سے بخار ہو کر آدمی جلد ہی مر جاتا ہے۔ اللہم اشفعنا آمین۔

## ۱۶- باب

## باب آیت وما کننا لنهتدی الخ کی تفسیر۔

”اور ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے، اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی۔“ ”اگر اللہ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں متقیوں میں سے ہوتا۔“ (الزمر: ۵۷)

﴿وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾  
[الأعراف: ۴۳] ﴿لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ [الزمر: ۵۷]

ان آیتوں کو لا کر حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے معتزلہ اور قدریہ کے مذہب کا رد کیا ہے کیونکہ ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں اللہ کی طرف سے ہیں۔ امام ابو منصور نے کہا معتزلہ سے تو کافر ہی بہتر ہو گا جو آخرت میں یوں کہے گا۔ لو ان الله هداني لكنت من المتقين۔

(۶۶۲۰) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم کو جریر نے خبر دی جو ابن حازم ہیں، انہیں ابو اسحاق نے، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

۶۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ:

”واللہ، اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے۔

نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے۔

پس اے اللہ! ہم پر سکینت نازل فرما۔

اور جب آمناسا منا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔

اور مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے۔

جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔“

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا  
وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
فَأَنْزَلَنَّا سَكِينَةً عَلَيْنَا  
وَكَيْتِ الْأَفْدَامُ إِنَّ لَأَقِينَا  
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا  
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا

[راجع: ۲۸۳۶]

## ۸۳۔ کتاب الایمان والعدو

# کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### باب اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں فرمایا

### ۱۔ باب

اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم کو نہیں پکڑے گا، البتہ ان قسموں پر پکڑے گا جنہیں تم بکے طور سے کھاؤ۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو معمولی کھانا کھانا ہے، اس اوسط کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام کا آزاد کرنا۔ پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو اس کے لئے تین دن کے روزے رکھنا ہے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جس وقت تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے حکموں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو۔

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: هَلَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ، وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [المائدة: ۸۹]

آیت سے یہ اصول قائم ہوا کہ لغو قسمیں منعقد نہیں ہوتی ہیں نہ ان پر کفارہ ہے ہاں جو دل سے کھائی جائیں ان پر شرعی احکام لازم آتے ہیں۔ مزید تفصیلات آگے آرہی ہیں جو بغور مطالعہ فرمانے والے معلوم فرما سکیں گے واللہ حوالہ فوق۔

(۶۶۲۱) ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا

۶۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ يَخْنُثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ

کفارہ اتارا۔ اس وقت انہوں نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی چیز بھلائی کی ہوگی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

اللہ کَفَّارَةُ الْيَمِينِ وَقَالَ: لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، لَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي.

[راجع: ۴۶۱۴]

(۶۶۲۲) ہم سے ابو نعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، کہا ہم سے امام حسن بصری نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمان بن سمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمہ! کبھی کسی حکومت کے عہدہ کی درخواست نہ کرنا کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا۔ تو جان، تیرا کام جانے اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری اعانت کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

۶۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ لَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَرُ عَنْ يَمِينِكَ، وَأَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[اطرافہ فی: ۶۷۷۷، ۷۱۴۶، ۷۱۴۷]

(۶۶۲۳) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابو ہریرہ رحمہ اللہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں اشعری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری مانگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ واللہ! میں تمہارے لئے سواری کا کوئی انتظام نہیں کر سکتا اور نہ میرے پاس کوئی سواری کا جانور ہے۔ بیان کیا پھر جتنے دنوں اللہ نے چاہا ہم یونہی ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں اور آنحضرت ﷺ نے انہیں ہمیں سواری کے لئے عنایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا، واللہ! ہمیں اس میں برکت نہیں حاصل ہوگی۔ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لئے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب آپ نے ہمیں سواری عنایت فرمائی ہے ہمیں آنحضرت

۶۶۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ لَا أَخْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَخْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) قَالَ: ثُمَّ لَبَّيْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ نَلْبَثَ ثُمَّ أَتَانِي بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرٍّ الدَّرَى فَحَمَلْنَا عَلَيْهَا، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: أَوْ قَالَ بَعْضُنَا، وَاللَّهِ لَا يَبَارِكُ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَلَمْنَا، فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: ((مَا أَنَا



ﷺ کے پاس جانا چاہئے اور آپ کو قسم یاد دلانی چاہئے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا کوئی انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے اور میں، واللہ! کوئی بھی اگر قسم کھالوں گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔ جس میں بھلائی ہوگی یا آنحضرت ﷺ نے یوں فرمایا کہ (وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔

حَمَلْتَكُمْ، بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِن شَاءَ اللّٰهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي)).

[راجع: ۳۱۳۳]

(۶۶۲۴) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔

۶۶۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [راجع: ۲۳۸]

(۶۶۲۵) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ واللہ (بسا اوقات) اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ کر) اس کا وہ کفارہ ادا کر دیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔“

۶۶۲۵- فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهُ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَثَمٌ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ النَّبِيِّ الْفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

(۶۶۲۶) مجھ سے اسحاق یعنی ابن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں قسم پر اڑا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے کہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۶۶۲۶- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اسْتَلْجَ فِي أَهْلِهِ يَمِينٍ، فَهُوَ أَكْثَرُ إِثْمًا لِيَمِينٍ)) يَعْنِي الْكُفَّارَةَ. [راجع: ۶۶۲۵]

تفسیر اس میں یہ اشارہ ہے کہ غلط قسم پر اڑے رہنا کوئی عمدہ کام نہیں ہے بلکہ اسے توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دینا یہ ہی بہتر ہے ذیل کی احادیث میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ قسم کھانے میں غور و احتیاط کی بہت ضرورت ہے اور قسم صرف اللہ کے نام کی کھانی چاہئے۔

باب رسول اللہ ﷺ کا یوں قسم کھانا ”وایم اللہ“ (اللہ کی قسم)

۲- باب قولِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَأَيْمُ اللّٰهِ))

(۶۲۷) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کیا تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد زید کے امیر بنائے جانے پر بھی اعتراض کر چکے ہو اور خدا کی قسم (وایم اللہ) زید (رضی اللہ عنہ) امیر بنائے جانے کے قاتل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔

### باب نبی کریم ﷺ قسم کس طرح کھاتے تھے

اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے“ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں کہا نہیں، واللہ۔ اس لئے واللہ باللہ اور تاللہ کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔

(۶۲۸) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں، دلوں کے پھرنے والے اللہ کی قسم۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ کی کسی صفت کے ساتھ قسم کھانا صحیح ہو گا اور وہ شرعی قسم ہو گی، بوقت ضرورت اس کا کفارہ بھی لازم ہو گا۔

(۶۲۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہو گا اور جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں پیدا ہو گا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

۶۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَغَا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمْرِي، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). [راجع: ۳۷۳۰]

۳- باب كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَقَالَ سَعْدٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)). وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: لَا هَا اللَّهُ إِذَا يُقَالُ وَاللَّهِ وَالْبَلَاءُ وَاللَّهُ.

۶۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ)). [راجع: ۶۶۱۷]

تشریح اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ کی کسی صفت کے ساتھ قسم کھانا صحیح ہو گا اور وہ شرعی قسم ہو گی، بوقت ضرورت اس کا کفارہ بھی لازم ہو گا۔

۶۲۹- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

لَتَفْقَنَ كُتُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

[راجع: ۳۱۲۱]

فلا قبصر بعده الخ في الشام و هذا قاله صلى الله عليه وسلم تطيبوا لقلوب اصحابه من قريش و تبشيرا لهم بان ملكهما سيزول عن الاقليمين المذكورين لانهم كانوا ياتونهما للتجارة فلما اسلموا خافوا انقطاع سفرهم اليهما فاما كسرى فقد فرق الله ملكه بدعاءه صلى الله عليه وسلم كما فرق كتابه و لم تبق له بقيه و زال ملكه من جميع الارض و اما قبصر فانه لما ورد اليه كتاب النبي صلى الله عليه وسلم اكرمه و وضعه في المسك فدعا له صلى الله عليه وسلم ان يثبت الله ملكه فثبت ملكه في الروم و انقطع من الشام (قسطلانی)

تفسیر

یعنی اس کے ہلاک ہونے کے بعد شام میں اب اور کوئی قبصر نہیں ہو سکے گا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ اپنے اصحاب کرام کو بطور بشارت فرمایا تھا کہ عنقریب اب کسریٰ و قیسریٰ حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ یہ قریشی صحابہ کرام قبل اسلام ان ملکوں میں تجارتی سفر کیا کرتے تھے اسلام لانے کے بعد ان کو اس سفر میں غدشہ نظر آیا اس لئے آپ نے ان کو یہ بشارت سنائی۔ کسریٰ نے تو آنحضرت ﷺ کے نامہ مبارک کو چاک چاک کیا تھا آنحضرت ﷺ کی بددعا سے اس کا ملک چاک چاک ہو گیا اور ساری روئے زمین سے اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ قیسر نے آپ کے نامہ مبارک کو بہزت و اکرام رکھا تھا اس کے ملک کے باقی رہنے کی آپ نے دعا فرمائی۔ پس اس کا ملک شام سے منقطع ہو کر روم میں باقی رہ گیا ملک شام سے متعلق آپ کی ہر دو حکومتوں کے متعلق پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی (ﷺ)

۶۶۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْسَرٌ فَلَا قَيْسَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ لَتَفْقَنَ كُتُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). [راجع: ۳۲۷]

۶۶۳۰- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں پیدا ہو گا اور جب قیسر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیسر نہیں پیدا ہو گا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

آنحضرت ﷺ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ ایران اور روم دونوں مسلمانوں نے فتح کر لئے اور ان کے خزانے سب مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی۔ اس دن سے آج تک ایران مسلمانوں ہی کے زیر نگین ہے۔ صدیق رسول اللہ ﷺ۔

۶۶۳۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَكُنْتُمْ كَثِيرًا وَلَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا)).

۶۶۳۱- مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے امت محمد! اللہ! اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہستے۔

[راجع: ۱۰۴۴]

(۶۶۳۲) ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے حیوہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سو میری اپنی جان کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر واللہ! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ہاں، عمر! اب تیرا ایمان پورا ہوا۔

۶۶۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي حَيَوْهٌ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: ((لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ))، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الآنَ يَا عُمَرُ)). [راجع: ۳۶۹۴]

**تشریح** اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی محبت آپ کی اقتدا و فرمانبرداری سب سے بلند و بالا ہے۔ استاد ہو یا پیر مرشد یا امام مجتہد سب سے مقدم جناب رسول کریم ﷺ کی شخصیت ہے۔ محبت کے یہی معنی ہیں یہ نہیں کہ زبان سے یا رسول اللہ پکار لیا یا آپ کا نام مبارک سن کر انگلیوں کو چوم لیا یا نسبتاً عقائد تصنیف کر لئے یہ سب رسمی اور بدعی طریقے اللہ کے ہاں کام آنے والے نہیں ہیں۔ قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی يحبکم اللہ اگر اللہ کی محبت کا دعویٰ ہے تو میرے قدم بہ قدم چلو اس صورت میں اللہ بھی تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ اس لئے کہا گیا ہے دعا کا کل قول عند قول محمد یعنی جہاں رسول کریم ﷺ کے ارشاد سے کسی بھی امام یا مجتہد یا پیر مرشد کے پاس بھی آپ کے قول سے ٹکرائے وہاں آپ ﷺ کے قول مبارک کو مقدم رکھو اور مخالف طور پر سارے اقوال کو چھوڑ دو۔ بس صرف اتنی ہی بات ہے جو بھی مقلدین جلدین کو پسند نہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مانا جو بہت بڑے امام بزرگ ہیں اور آپ نے خود صاف فرما دیا ہے کہ اذا صح الحدیث فهو مذہبی جب صحیح حدیث مل جائے اور میرا قول اس کے خلاف ہو تو میرے قول کو چھوڑ دو اور صحیح حدیث پر عمل کرو کیونکہ میرا مذہب بھی وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے مگر اس بات کو سن کر مقلدین جلدین اہل حدیث کو گستاخ اور لائے مذہب غیر مقلد ناموں سے مشہور کر کے اپنی غلط روی کا ثبوت دیتے ہیں ایسے لوگ بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قیامت کے دن اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ جب اللہ پاک پوچھے گا کہ میرے اور میرے رسول کے مرتع حکم کے خلاف تم نے اپنے امام مجتہد کی بات کو کیوں مذہب بنایا تھا اس لئے اللہ والوں نے صاف لفظوں میں لکھ دیا ہے کہ اللہ نے ہر شخص پر مسلمان ہونا فرض قرار دیا ہے یہ فرض نہیں کہ وہ حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی نہیں بلکہ صرف مسلمان مومن فرض قرار دیا ہے۔

مگر مقلدین کا حال دیکھ کر کتنا پڑتا ہے کہ مال ہولاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثا۔

(۶۶۳۳-۳۴) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ

۶۶۳۳، ۶۶۳۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ دوسرے نے جو زیادہ سمجھ دار تھا کہا کہ ٹھیک ہے، یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں ”عسیف“ تھا۔ عسیف اجیر کو کہتے ہیں۔ (اجیر کے معنی مزدور کے ہیں) اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو سنگسار کیا جائے گا۔ اس لئے (اس سے نجات دلانے کے لئے) میں نے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا انہیں فدیہ دے دیا پھر میں نے دوسرے علم والوں سے اس مسئلہ کو پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے شہر بدر کر دیا جائے، سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تمہیں واپس ہوگی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا۔ پھر آپ نے انہیں اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

(۶۳۵) مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بھلا بتلاؤ! سلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل اگر تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد والوں سے بہتر ہوں تو یہ تمیم اور عامر اور غطفان اور اسد والے گھائے میں پڑتے اور نقصان

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاتَّذِنِ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ: ((تَكَلَّمْ)) قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ، وَالْعَسِيفُ: الْأَجِيرُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرِّجْمَ فَأَقْدَبْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جُلْدٌ مِائَةً وَتَغْرِيبٌ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرِّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ)) وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسَ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

[راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

۶۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةٌ وَجُهَيْنَةٌ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرٍ بْنِ صَعْصَعَةَ

میں رہے یا نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا، جی ہاں بے شک۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (پہلے جن قبائل کا ذکر ہوا) ان (تہیم وغیرہ) سے بہتر ہیں۔

(۶۳۶) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عروہ ثقفی نے خبر دی، انہیں ابو حمید سعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عامل مقرر کیا۔ عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اپنے مال باپ کے گھر ہی میں کیوں نہیں بیٹھے رہے اور پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے، رات کی نماز کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق شاکے بعد فرمایا اباجد! ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے عامل بناتے ہیں۔

(جزیرہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لئے) اور وہ پھر ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پھر وہ اپنے مال باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا اور دیکھتا کہ اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہوگی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ آواز نکل رہی ہو گی۔ اگر گائے کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر آئے گا کہ گائے کی آواز آ رہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری کی آواز آ رہی ہوگی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھایا کہ ہم آپ کی بظلوں کی سفیدی دیکھنے لگے۔ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت ﷺ سے سنی تھی، تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

وَعَطْفَانٍ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا)) قَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ)). [راجع: ۳۵۱۵]

۶۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا أَهْدَيْ لِي فَقَالَ لَهُ: ((أَفَلَا قَعَدْتَ لِي بَيْتِ أَيْلِكَ وَأَمَّاكَ فَتَنْظُرْتُ أَتِهْدِي لَكَ أَمْ لَا؟)) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَتَشَهَّدَ وَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَاتِينَا لَيَقُولُ: هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أَهْدَيْ لِي، أَفَلَا قَعَدَ لِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَتَنْظُرَ هَلْ يَهْدِي لَكَ، أَمْ لَا؟ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغْلُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُعَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَغَرٌ، فَقَدْ بَلَغْتُ)) فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ حَتَّى إِنْ لَسْتُ نَظُرُ إِلَى غُفْرَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مَعِيَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسْتُ لَهُ.

(۶۶۳۷) مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم بھی آخرت کی وہ مشکلات جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہستے۔

(۶۶۳۸) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، کھا ہم سے ہمارے والد نے، کھا ہم سے اعمش نے، ان سے معمر نے، ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کعبہ کے رب کی قسم! وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ میں نے کہا کہ حضور، میری حالت کیسی ہے، کیا مجھ میں (بھی) کوئی ایسی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضرت ﷺ فرماتے جارہے تھے میں آپ کو خاموش نہیں کرا سکتا تھا اور اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر عجیب بے قراری طاری ہو گئی۔ میں نے پھر عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر نذاہوں، یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے۔ لیکن اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جنہوں نے اس میں سے اس اس طرح (یعنی دائیں اور بائیں بے دریغ مستحقین پر) راہ خدا میں خرچ کیا ہوگا۔

(۶۶۳۹) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کھا ہم کو شعیب نے خبر دی، کھا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلیمان علیہ السلام نے ایک دن کہا کہ آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑا سوار پچھ پیدا ہو گا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے ساتھی نے کہا کہ ان شاء اللہ۔ لیکن سلیمان علیہ السلام نے ان شاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں

۶۶۳۷- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَصَحَّحْتُمْ قَلِيلًا)). [راجع: ۶۴۸۵]

۶۶۳۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ الْمَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ: هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ، هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ، قُلْتُ: مَا شَأْنِي أُبْرَى فِي شَيْءٍ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: لَمَّا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَفَشَّيْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)).

[راجع: ۱۴۶۰]

۶۶۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ سُلَيْمَانُ لِأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى بَسْعَيْنِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ: إِنْ شَاءَ

کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی ناقص بچہ پیدا ہوا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو (تمام بیویوں کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور سب گھوڑوں پر سوار ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام اگرچہ معصوم ہوتے ہیں مگر سو و نسیان انسانی فطرت ہے اس سے انبیاء کی شان میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ (۶۶۴۰) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو الاحوص نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیہ کے طور پر آیا تو لوگ اسے دست بدست اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور نرمی پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تمہیں اس پر حیرت ہے؟ صحابہ نے عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بھی اچھے ہیں۔ شعبہ اور اسرائیل نے ابواسحاق سے الفاظ ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے“ کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت سعد بن معاذ انصاری اشجلی رضی اللہ عنہ اوس میں سے ہیں مدینہ میں عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے درمیان۔

(۶۶۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے، کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہند بنت عقبہ بن ربیعہ (معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں) نے عرض کیا یا رسول اللہ! ساری زمین پر جتنے ڈیرے والے ہیں (یعنی عرب لوگ جو اکثر ڈیروں اور خیموں میں رہا کرتے تھے) ان میں کسی کا ذلیل و خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کا۔ یحییٰ بن بکیر راوی کو شک ہے (کہ ڈیرے کا لفظ بہ صیغہ مفرد کہا یا بہ صیغہ جمع) اب کوئی ڈیرہ والا یا ڈیرے والے ان کو عزت اور آبرو حاصل ہونا مجھ کو آپ کے ڈیرے والوں سے زیادہ پسند نہیں

اللہ، فَطَافَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً، جَاءَتْ بِشِقْ رَجُلٍ، وَإِنَّمَا الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ: لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ)).

۶۶۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَهْدَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَرَفَةً مِنْ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوُلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَسَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا)). لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. [راجع: ۳۲۴۹]

۶۶۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُثْبَةَ بِنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ - أَوْ خِبَاءٍ - أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَاتِكَ - أَوْ خِبَاتِكَ - شَكَّ يَحْيَى، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ - أَوْ خِبَاءٍ -



ہے (یعنی اب میں آپ کی اور مسلمانوں کی سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابھی کیا ہے تو اور بھی زیادہ خیر خواہ بنے گی۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ پھر ہند کئے لگی یا رسول اللہ! ابوسفیان تو ایک بخیل آدمی ہے مجھ پر گناہ تو نہیں ہو گا اگر میں اس کے مال میں سے (اپنے بال بچوں کو کھلاؤں) آپ نے فرمایا نہیں اگر تو دستور کے موافق خرچ کرے۔

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعْرِضُوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَانِكَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ، قَالَ: ((لَا إِلَّا بِالْمَغْرُوفِ)).

[راجع: ۲۲۱۱]

حضرت ہند کا باپ عتبہ جگ بدر میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ لہذا ہند کو آنحضرت ﷺ سے سخت عداوت تھی۔ یہاں تک کہ جب حضرت امیر حمزہ جگ احد میں شہید ہوئے تو ہند نے ان کا جگر نکال کر چلیا بعد اس کے جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لائی۔

شیخ

(۶۶۴۲) مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یمنی چڑے کے خیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوتھائی رہو؟ انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی حصہ ہو جاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا، پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت میں آدھے تم ہی ہو گے۔

۶۶۴۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ((أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ((لَوْ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). [راجع: ۶۵۲۸]

(۶۶۴۳) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے سنا کہ ایک دوسرے صحابی سورہ قل ہو اللہ بار بار پڑھتے ہیں جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

۶۶۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ

آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا وہ صحابی اس سورت کو کم سمجھتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہیں۔

(۶۶۴۳) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو حبان نے خبر دی، کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا، کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا، کہا ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ رکوع اور سجدہ پورے طور پر ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنی کمر کے پیچھے سے تم کو دیکھ لیتا ہوں جب رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). [راجع: ۵۰۱۳]

۶۶۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَابٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ)). [راجع: ۴۱۹]

حدیث میں آپ کی قسم مذکور ہے یہی باب سے مطابقت ہے۔

(۶۶۴۵) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی ہشام بن زید سے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ انصاری خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ یہ الفاظ آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔

۶۶۴۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ۳۷۸۶]

**تشیخ** انصاری لوگوں نے کام ہی ایسے کئے کہ رسول کریم ﷺ انصار سے بہت زیادہ خلوص برتتے تھے۔ انصاری نے آپ کو مدینہ میں مدعو کیا اور پوری وفاداری کے ساتھ قول و قرار پورا کیا۔ آپ کے ساتھ ہو کر اسلام کے دشمنوں سے لڑے۔ اشاعت و سطوت اسلام میں انصار کا بڑا مقام ہے۔ (رضی اللہ عنہم)۔

### باب اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ

(۶۶۴۶) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواڑوں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔

### ۴- باب لَا تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

۶۶۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ

فِي رَحْبٍ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ : ((أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْنُمْ)).

آنحضرت ﷺ نے فرمایا خبردار تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، جسے قسم کھانی ہے اسے (بشرط صدق) چاہئے کہ اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

[راجع: ۲۶۷۹]

**تشریح** حضرت عمر بن خطاب امیر المؤمنین کا لقب فاروق اور کنیت ابو حفصہ ہے۔ نبیؐ وہ عدوی اور قریشی ہیں۔ انہوں نے ۶ نبوی میں اسلام قبول کیا اور بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ نبوت کے پانچویں سال اسلام قبول کیا جب کہ چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مسلمان ہو چکی تھیں اور کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ مردوں کی چالیس تعداد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پوری ہوئی۔ ان کے اسلام لانے سے اسلام کو بڑا غلبہ نصیب ہوا۔ اسی واسطے ان کو فاروق کہا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کا نام فاروق کب سے ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ سے تین دن پہلے حضرت حمزہ ایمان لائے۔ اس کے بعد اللہ نے میرا سینہ کھول دیا تو میں نے اپنی زبان سے کہا ”اللہ ہی ہے“ اس کے علاوہ کوئی بھی بندگی کے لائق نہیں، اس کے نیک نام ہیں اور زمین میں کوئی ذات میرے نزدیک حضرت محمد ﷺ کی ذات سے زیادہ محبوب نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں، تو میری بہن نے جواب دیا کہ وہ ارقم کے مکان میں ہیں، تو میں ارقم کے مکان کے پاس گیا۔ جہاں حمزہ اور آپ کے اصحاب حویلی میں بیٹھے تھے اور حضور ﷺ گھر میں تھے تو جب میں نے دستک دی تو لوگ نکلے، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے تو میں نے جواب دیا کہ عمر بن خطاب آیا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور میرا دامن کھینچا اور پوچھا کہ تو باز آنے والا نہیں ہے۔ تو میں نے کلمہ پڑھا۔ ”اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمد عبده ورسوله“ تو سب حویلی والوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا جس کو مسجد والوں نے سن لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں، زندہ رہیں یا مرجائیں۔ تو حضور ﷺ نے جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک تم دین حق پر ہو۔ زندہ رہو یا مرجاؤ۔ تو میں نے کہا کہ ہم چھپ کر کیوں رہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، ہم ضرور باہر نکلیں۔ چنانچہ ہم نے حضور ﷺ کو باہر نکلنے کے لئے کہا اور آپ کو دو صفوں میں لے لیا ایک صف میں میں اور دوسری صف میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی طرح ہم مسجد میں پہنچے تو ہم لوگوں کو دیکھ کر قریش نے کہا کہ ابھی ایک غم ختم نہیں ہوا کہ دوسرا غم سامنے آگیا۔ اسی دن سے اسلام کو غلبہ نصیب ہوا اور لوگ مجھ کو فاروق کہنے لگے۔ اس لئے کہ میرے سبب سے اللہ نے حق کو باطل سے جدا کر دیا۔

داؤد بن حصین اور زہری فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام اترے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا کہ حضرت عمر کے اسلام لانے سے آسمان والوں کو خوشی ہوئی۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم سے خوب واقف ہوں، اگر ان کا علم ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام مخلوق کا دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلہ بھاری ہو جائے اور انہوں نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو گویا وہ علم کا ایک بڑا حصہ لے کے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام جنگوں میں حاضر رہے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں جن کو امیر المؤمنین کہا گیا۔ ان کی خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہی قائم ہوئی۔ اس لئے کہ صدیق اکبر نے انہیں کے نام کی وصیت کی تھی اور ان کو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤ نے بدھ کے روز شہید کیا۔ ۳۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو اور وہ اتوار کے روز محرم کے عشرہ اولیٰ ۲۴ھ میں دار آخرت کو تشریف لے گئے۔ (بخاری)

(۶۶۴۷) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ! پھر میں نے ان کی آنحضرت ﷺ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبان سے نقل کی۔ مجاہد نے کہا سورۃ احقاف میں جو اثارۃ من علم ہے اس کا معنی یہ ہے کہ علم کی کوئی بات نقل کرتا ہو۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا اور سفیان بن عیینہ اور معمر نے اس کو زہری سے روایت کیا، انہوں نے سالم سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غیر اللہ کی قسم کھاتے سنا۔ روایت میں لفظ اثارۃ کی تفسیر آثر کی مناسبت سے بیان کر دی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہی ہے۔

(۶۶۴۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

(۶۶۴۹) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم تنی نے اور ان سے زہد نے بیان کیا کہ ان قبائل جرم اور اشعر کے درمیان بھائی چارہ تھا۔ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو ان کے لئے کھانا لایا گیا۔ اس میں مرغی بھی تھی۔ ان کے پاس بنی تیمم اللہ کا ایک سرخ رنگ کا آدمی بھی موجود تھا۔ غالباً وہ غلاموں میں سے تھا۔ ابو موسیٰ

۶۶۴۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)). قَالَ عُمَرُ: فَوَا اللَّهَ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِيَّايَا وَلَا آثَرًا. قَالَ مُجَاهِدٌ: «أَوْ أَثَرًا مِنْ عِلْمٍ» يَأْتُرُ عِلْمًا. تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ.

۶۶۴۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)).

[راجع: ۲۶۷۹]

۶۶۴۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو هَابٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدٌّ وَإِحَاءَةٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامَ فِيهِ لَحْمُ

اشعریؓ نے اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی اور پھر میں نے قسم کھالی کہ اب میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اسکے بارے میں ایک حدیث سناؤں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کے ساتھ آیا اور ہم نے آنحضرت ﷺ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لئے دے سکوں، پھر آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں پھر آپ نے ہم کو پانچ عمدہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ جب ہم ان کو لے کر چلے تو ہم نے کہا کہ یہ ہم نے کیا کیا رسول اللہ ﷺ تو قسم کھا چکے تھے کہ ہم کو سواری نہیں دیں گے اور درحقیقت آپ کے پاس اس وقت سواری موجود بھی نہ تھی پھر آپ نے ہم کو سوار کرا دیا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل کر دیا۔ قسم اللہ کی ہم اس حرکت کے بعد کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے۔ پس ہم آپ کی طرف لوٹ کر آئے اور آپ سے ہم نے تفصیل بالا کو عرض کیا کہ ہم آپ کے پاس آئے تھے تاکہ آپ ہم کو سواری پر سوار کرا دیں پس آپ نے قسم کھالی تھی کہ آپ ہم کو سوار نہیں کرائیں گے اور درحقیقت اس وقت آپ کے پاس سواری موجود بھی نہ تھی۔ آپ نے یہ سب سن کر فرمایا کہ میں نے تم کو سوار نہیں کرایا بلکہ اللہ نے تم کو سوار کرا دیا۔ اللہ کی قسم جب میں کوئی قسم کھا لیتا ہوں بعد میں اس سے بہتر اور معاملہ دیکھتا ہوں تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور اس قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ غیر مفید قسم کو کفارہ ادا کر کے توڑ دینا سنت نبوی ہے۔

باب لات وعزیٰ اور بتوں کی قسم

ذَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِيرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ: قُمْ فَلَا حَدَثُكَ عَنْ ذَلِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: ((وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ))، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهَبٍ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: ((أَيْنَ النُّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟)) فَأَمَرَ لَنَا بِخِمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الْمُدْرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلْنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمِينَهُ، وَاللَّهُ لَا نَفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِنَحْمِلُنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا، فَقَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَاللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا)).

[راجع: ۳۱۳۳]

۵- باب لَا يُخْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى،

## وَلَا بِالطَّوَاعِثِ

۶۶۵۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)). [راجع: ۷۸۶۰]

ترجمہ

ہر چند غیر اللہ کی قسم کھانا مطلقاً منع ہے مگر بتوں، دیوتاؤں یا بیروں کی قسم کھانا قطعاً حرام ہے۔ اگر کوئی قسم کھالے تو ایسے شخص کو پھر کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان ہونا چاہئے۔

## ۲۶- بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ

## وَأِنْ لَمْ يُحْلَفْ

۶۶۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ قِصَّةً فِي بَاطِنِ كَفِّهِ، فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ قِصَّةً مِنْ دَاخِلِ)) فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) فَتَبَدَّ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ۵۸۶۵]

معلوم ہوا کہ کسی غیر شرعی چیز کے چھوڑ دینے پر قسم کھانا جائز ہے کہ اب میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔

## ۷- بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى

## الْإِسْلَامِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ

## نہ کھائے

(۶۶۵۰) مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، انہیں حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ ”لات و عزریٰ کی قسم“ تو اسے پھر کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو کھیلیں تو اسے چاہئے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

ہر چند غیر اللہ کی قسم کھانا مطلقاً منع ہے مگر بتوں، دیوتاؤں یا بیروں کی قسم کھانا قطعاً حرام ہے۔ اگر کوئی قسم کھالے تو ایسے شخص کو پھر کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان ہونا چاہئے۔

## باب بن قسم دیئے

## قسم کھانا کیسا ہے

(۶۶۵۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضرت ﷺ اسے پہنتے تھے، اس کا گنبد ہتھیلی کے حصے کی طرف رکھتے تھے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں اس کے بعد ایک دن آنحضرت ﷺ ممبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی اتار دی اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا گنبد اندر کی جانب رکھتا تھا، پھر آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

معلوم ہوا کہ کسی غیر شرعی چیز کے چھوڑ دینے پر قسم کھانا جائز ہے کہ اب میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔

باب اس شخص کے بارے میں جس نے اسلام کے سوا اور

کسی مذہب پر قسم کھائی

اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے لات اور عزریٰ کی (اتفاقاً بغیر

قصہ اور عقیدت کے) قسم کھالی اسے بطور کفارہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ پڑھ لینا چاہئے (ایسے بھول چوک میں قسم کھانے والے کو) آپ نے کفر کی طرف منسوب نہیں فرمایا۔

(۶۶۵۲) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، انہوں نے ایوب سے روایت کیا، انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے ثابت بن ضحاک سے، انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائے پس وہ ایسا ہی ہے جیسی کہ اس نے قسم کھائی ہے اور جو شخص اپنے نفس کو کسی چیز سے ہلاک کرے وہ دوزخ میں اسی چیز سے عذاب دیا جاتا رہے گا اور مومن پر لعنت بھیجتا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا پس وہ بھی اس کے قتل کرنے کے برابر ہے۔

باب یوں کہنا منع ہے کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔

(وہ ہوگا)

اور کیا کوئی شخص یوں کہہ سکتا ہے کہ مجھ کو اللہ کا آسرا ہے پھر آپ کا۔ (۶۶۵۳) اور عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہام بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے اسحاق بن عبد اللہ نے، کہا ہم سے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے اللہ نے ان کو آزمانا چاہا (پھر سارا قصہ بیان کیا) فرشتے کو کوڑھی کے پاس بھیجا وہ اس سے کہنے لگا میری روزی کے سارے ذریعے کٹ گئے ہیں اب اللہ ہی کا آسرا ہے پھر تیرا (یا اب اللہ ہی کی مدد درکار ہے پھر تیری) پھر پوری حدیث کو ذکر کیا۔

وَالْعَزْمَى فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) وَلَمْ يَنْسِبْهُ إِلَى الْكُفْرِ.

۶۶۵۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ جَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غَضِبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعَنُ الْمُؤْمِنُ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ، فَهُوَ كَقَتْلِهِ)).

[راجع: ۱۳۶۳]

۸- باب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ

وَشَيْئًا،

وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ؟

۶۶۵۳- قَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: تَقَطَّعْتَ بِي الْجَبَالَ فَلَا بَلَغَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[راجع: ۳۴۶۴]

امام بخاری پہلے مطلب کے لئے کوئی حدیث نہیں لائے حالانکہ اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں کیونکہ وہ ان کی شرط پر نہ ہوں گی وہ حدیث سنائی۔ ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ کوئی یوں نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے کہ جو اللہ اکیلا چاہے وہ ہوگا۔ باب کے دوسرے حصے کا مطلب حدیث کے آخری جملہ سے نکلتا ہے۔

## باب

## ۹- باب قول اللہ تعالیٰ :

اللہ پاک کا سورۃ نور میں ارشاد۔ یہ منافق اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھاتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! مجھ سے یہ، فرمائیے میں نے تعبیر دینے میں کیا غلطی کی۔ آپ نے فرمایا قسم مت کھا۔

﴿وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِيهِ الرُّؤْيَا قَالَ: ((لَا تُقْسِمُ)).

یہ حدیث لا کر حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے کہ قسم دینے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے کیونکہ اگر قسم منعقد ہو جاتی تو آنحضرت ﷺ ضرور بیان فرماتے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فلاں فلاں بات میں غلطی کی ہے اس لئے کہ آپ نے قسم کو سچا کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۶۶۵۴) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے اشعث بن ابی الشحاء سے، انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے، انہوں نے براء بن عازب سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے اشعث سے، انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے، انہوں نے براء سے، انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کھانے والے کو سچا کرنے کا حکم فرمایا۔

۶۶۵۴- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرُونٍ، عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرُونٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ.

[راجع: ۱۲۳۹]

یعنی جو بات وہ چاہے اس کو پورا کرے تاکہ اس کی قسم سچی ہو۔

(۶۶۵۵) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، کہا ہم کو عاصم الاحول نے خبر دی، کہا میں نے ابو عثمان سے سنا، وہ اسامہ سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ کو بلا بھیجا اس وقت آپ کے پاس اسامہ بن زید اور سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے تھے۔ صاحبزادی صاحبہ نے کہلا بھیجا کہ ان کا بچہ مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لائیے۔ آپ نے ان کے جواب میں یوں کہلا بھیجا میرا سلام کو اور کو سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو اس نے عنایت فرمایا اور ہر چیز کا اس کے پاس وقت مقرر ہے، مبر کرو اور اللہ سے ثواب کی امید رکھو۔ صاحبزادی صاحبہ نے قسم دے کر پھر کہلا بھیجا کہ نہیں آپ

۶۶۵۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ، أَنَّ ابْنَةَ قَدِ اخْتَضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسْمًى، فَلْتَضْمِرْ وَتَخْتَسِبْ)) فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِقَامٍ وَقَمْنَا مَعَهُ



ضرور تشریف لائیے۔ اس وقت آپ اٹھے، ہم لوگ بھی ساتھ اٹھے جب آپ صاحبزادی صاحبہ کے گھر پہنچے اور وہاں جا کر بیٹھے تو بچے کو اٹھا کر آپ کے پاس لائے۔ آپ نے اسے گود میں بٹھالیا وہ دم توڑ رہا تھا۔ یہ حال پر ملال دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ رونا رحم کی وجہ سے ہے اور اللہ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رحم رکھتا ہے یا یہ ہے کہ اللہ اپنے ان ہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

فَلَمَّا قَعَدَ رَفَعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ  
وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقْفِقُ فَلَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ: مَا  
هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((هَذَا رَحْمَةً  
يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ،  
وَأِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)).

[راجع: ۱۲۸۴]

اس حدیث میں قسم دینے کا ذکر ہے یہی باب سے مطابقت ہے۔

(۶۶۵۶) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا، انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کیا، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں تو اس کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم اتارنے کے لئے۔

۶۶۵۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ  
الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا  
تَجَلَّةَ الْقَسَمِ)). [راجع: ۱۲۵۱]

قسم سے مراد اللہ کا یہ فرمودہ ہے وان منكم الاواردها یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے ہو کر نہ جائے۔

(۶۶۵۷) ہم سے محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے معبد بن خالد نے، کہا میں نے حارث بن وہب سے سنا، کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ میں تم کو بتاؤں بہشتی کون لوگ ہیں۔ ہر ایک غریب ناتواں جو اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے (اس کی قسم پوری کر دے) اور دوزخی کون لوگ ہیں ہر ایک موٹا لڑکا، مغرور، فسادی۔

۶۶۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،  
حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ  
خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ  
الْجَنَّةِ، كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ  
عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ وَأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَاطِرٍ  
غُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ)). [راجع: ۴۹۱۸]

باب اگر کسی نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں یا اللہ کے نام کے ساتھ گواہی دیتا ہوں

۱۰- باب إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَوْ

شَهِدْتُ بِاللَّهِ

تو یہ قسم ہوگی یا نہیں۔

(۶۶۵۸) ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے

۶۶۵۸- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا

شَيْتَانٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ  
عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ  
ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((قَرْنِي ثُمَّ  
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ  
يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ،  
وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ  
أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غُلَمَانٌ أَنْ نَخْلِفَ  
بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ. [راجع: ۲۶۵۲]

بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے  
اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے  
پوچھا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا  
زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو اس سے  
قریب ہوں گے۔ اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی گواہی  
قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے۔ ابراہیم  
نے کہا کہ ہمارے اساتذہ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے سے  
منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں۔

مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے میں ان کو کوئی باک نہ ہو گا نہ جھوٹ بولنے سے ڈریں گے۔ جلدی میں کبھی پہلے قسم کھالیں  
گے پھر گواہی دیں گے پھر قسم کھائیں گے۔ اس لئے بزرگان سلف صالحین اپنے تلافیہ کو گواہی دینے اور قسم کھانے سے منع  
فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ اشد باللہ یا علی عہد اللہ جیسے کلمات منہ سے نکلانے سے بھی منع کرتے تھے تاکہ موقع بے موقع قسم کھانے کی  
عات نہ ہو جائے۔

### باب جو شخص علی عہد اللہ کے تو کیا حکم ہے

### ۱۱- باب عَهْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

یعنی اللہ کا عہد مجھ پر ہے میں فلاں کام کروں گا۔ نیت کرنے پر یہ بھی قسم کھانا ہی ہے۔ آیت میں آگے لفظ یشترون بعہد اللہ (آل  
عمران: ۷۷) سے حضرت امام نے باب کا مطلب نکالا ہے یہاں بھی عہد اللہ سے اللہ کی قسم کھانا مراد ہے۔

(۶۶۵۹) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن  
ابی عدی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے  
بیان کیا، ان سے ابو داؤد نے بیان کیا، اور ان سے عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس نے جھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس  
کے ذریعہ ناجائز طریقے پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال  
میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی  
تصدیق نازل کی (قرآن مجید میں کہ) بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کے  
ذریعہ خریدتے ہیں۔

۶۶۵۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ  
وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ  
خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةً لَيَقْتَطَعَ بِهَا مَالٌ  
رَجُلٍ مُسْلِمٍ - أَوْ قَالَ - أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ  
وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ)). فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهُ  
﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾ [آل  
عمران: ۷۷]. [راجع: ۲۳۵۶]

(۶۶۶۰) سلیمان نے بیان کیا کہ پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے  
گزرے اور پوچھا کہ عبد اللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے۔ ہم نے ان  
سے بیان کیا تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت میرے اور میرے ایک

۶۶۶۰- قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ فَمَرَّ  
الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ  
اللَّهِ قَالُوا لَهُ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ: نَزَلَتْ فِي

ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں کے سلسلے میں ہم دونوں کا جھگڑا تھا۔

وَلَمَّا صَاحِبٌ لِّي فِي بَنِي كَانَتْ بَيْنَنَا.

[راجع: ۲۳۰۷]

باب اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا

۱۲- باب الْحَلْفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ

وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے (اے اللہ!) میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان بقی رہ جائے گا اور عرض کرے گا، اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم، میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے لئے یہ ہے اور اس کے دس گنا اور زیادہ۔ ایوب نے کہا کہ ”اور تیری عزت کی قسم، تیری برکت سے میں بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔“

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ)) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ((يَنْفَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ: يَا رَبُّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا)) وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ)) وَقَالَ أَيُّوبُ: ((وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ)).

یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت ایوب رضی اللہ عنہ پر اللہ نے دولت کی بارش کی اور وہ اسے سینے لگے تھے تو اللہ نے فرمایا تھا کہ اے ایوب! اب تم دولت سینے لگے تو اس پر حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا جو یہاں مذکور ہے۔ لفظ بعزوتک سے باب کا مطلب ثابت ہوا۔

(۶۶۶۱) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا، کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنم برابر یہی کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور ہے کیا کچھ اور ہے؟ آخر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس بس میں بھر گئی، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس روایت کو شعبہ نے قتادہ سے نقل کیا۔

۶۶۶۱- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ تَقُولُ: قَطُ قَطُ وَعِزَّتِكَ، وَيَزُودُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ)). رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. [راجع: ۴۸۴۸]

روایت میں قدم کا لفظ آیا ہے جس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کی حقیقت کے اندر بحث کرنا بدعت ہے اور حقیقت کو علم الہی کے حوالہ کر دینا کافی ہے۔ سلف صالحین کا یہی عقیدہ ہے۔ اللہ پاک ہر تشبیہ سے منزہ ہے۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے۔ لیس کملہ شمس (الثورئی: ۱۱) پس یہی کہنا مناسب امنا باللہ کما هو باسماءہ و صفاتہ بلا تاویل و تکلیف۔ سند میں مذکور حضرت قتادہ بن نعمان انصاری عقبی بدری ہیں۔ بعد کی سب جنگوں میں شریک ہوئے۔ ۲۳ھ میں ہجرت پائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ فضلاء صحابہ میں سے تھے رضی اللہ وارضاه آمین۔

۱۳- باب قَوْلِ الرَّجُلِ : لَعَمْرُ اللَّهِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ.

باب کوئی شخص کہے کہ لعمر اللہ یعنی اللہ کی بقا کی قسم  
کھانا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعمرک کے بارے میں کہا کہ  
اس سے لعیشک مراد ہے۔

لَعَمْرُكَ انہم لفی سكرتهم يعمهون (الحجر: ۷۲) میں لعمرک سے مراد آنحضرت ﷺ کی زندگی ہے۔ اللہ پاک نے لوٹیوں کی  
حالت بدکاری کو آپ ﷺ کی عمر کی قسم کھا کر بیان فرمایا ہے۔ حضرت امام بخاری نے قوادہ کی تدلیس کا شبہ رفع کرنے کے  
لئے سعید کی روایت کو بیان فرمایا ہے کیونکہ حضرت شعبہ ان ہی لوگوں سے روایت کرتے تھے جن کے سماع کا حال ان پر کھل جاتا تھا۔

۶۶۶۲- حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ، حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح  
وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
الْمُصَوَّرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: سَمِعْتُ  
الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ  
وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ  
وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ  
الْإِفْكِ مَا قَالُوا قَبْرَاهَا اللَّهُ وَكُلُّ حَدِيثِي  
طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ  
ﷺ فَاسْتَعْلَزَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُقَاحٍ  
أَسِيدُ بْنُ خُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ :  
لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتَلَنَّهُ. [راجع: ۲۵۹۳]

(۶۶۶۲) ہم سے اوسسی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان  
سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے (دوسری سند) اور ہم سے  
حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے بیان کیا، کہا ہم  
سے یونس نے بیان کیا، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے  
عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا کی بات کے متعلق سنا کہ جب تممت لگانے والوں نے ان پر  
تممت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور  
ہر شخص نے مجھ سے پوری بات کا کوئی ایک حصہ نوہین کیا۔ پھر  
آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد  
چاہی۔ پھر اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے  
کہا کہ خدا کی قسم (لعمرا اللہ) ہم ضرور اسے قتل کر دیں گے۔  
مفصل حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔

باب سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ وہ تمہاری لغو

قسموں کے بارے میں تم سے پکڑ نہیں کرے گا

بلکہ ان قسموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے ارادہ  
کیا ہو گا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا بہت بردبار ہے۔

(۶۶۶۳) مجھ سے محمد بن ثنی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ قطان نے  
بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی،  
انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت ”اللہ تعالیٰ تم سے لغو

۱۴- باب

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ لِيَأْمَنَكُمْ  
وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ  
وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ [البقرة: ۲۲۵]

۶۶۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،  
حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﷺ لَا

يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِالْفُجُورِ [البقرة: ۲۲۵] قسموں کے بارے میں پکڑ نہیں کرے گا۔" راوی نے بیان کیا کہ  
 قَالَ: قَالَتْ: أَنْزَلْتَ فِي قَوْلِهِ: لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ. [راجع: ۴۶۱۳] حضرت ام المؤمنین نے کہا کہ یہ آیت لا واللہ بلی واللہ۔ (بے ساختہ  
 جو قسمیں عادت بنالی جاتی ہیں) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔  
 اکثر لوگوں کا تکیہ کلام ہی قسم کھانا بن جاتا ہے۔ ایسی عادت اچھی نہیں ہے تاہم لغو قسموں کا کوئی کفارہ نہیں ہے جیسا کہ  
 آیت قرآنی کا منہوم ہے۔

۱۵- باب إِذَا حَنَثَ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ  
 باب اگر قسم کھانے کے بعد بھولے سے اس کو توڑ ڈالے تو  
 کفارہ لازم ہو گیا نہیں

ابحدیث کا قول یہ ہے کہ کفارہ واجب نہ ہو گا۔ امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف ہے۔  
 وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ» [الأحزاب: ۵] وَقَالَ: «لَا تُوَاخِذُنِي بِمَا نَسِيتُ» [الكهف: ۷۳] اور اللہ عزوجل نے فرمایا کہ "تم پر اس قسم کے بارے میں کوئی گناہ  
 نہیں جو غلطی سے تم کھا بیٹھو۔" اور فرمایا کہ بھول چوک میں مجھ پر  
 مواخذہ نہ کرو۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا تھا جب کہ حضرت موسیٰ نے ان پر اعتراض کیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ بھول  
 چوک پہلی شریعتوں میں بھی معاف تھی۔

۶۶۶۴- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا  
 مِسْقَرٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا زُرَّادَةُ بْنُ  
 أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((إِنَّ  
 اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسَّوَسْتُ أَوْ  
 حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ  
 تَكَلَّمْ)). [راجع: ۲۵۲۸] ہم سے خلا بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے مسعر بن کدام  
 نے بیان کیا، کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا، کہا ہم سے زرارہ بن اوفیٰ  
 نے بیان کیا، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہ  
 اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان غلطیوں کو معاف کیا ہے جن کا صرف  
 دل میں وسوسہ گذرے یا دل میں اس کے کرنے کی خواہش پیدا ہو،  
 مگر اس کے مطابق عمل نہ ہو اور نہ بات کی ہو۔

قلبی وساوس جو یونہی صادر ہو کر خود ہی فراموش ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ پاک نے ان سب کو معاف کیا ہے ایسے وساوس کا آنا بھی  
 فطرت انسانی میں داخل ہے۔

۶۶۶۵- حَدَّثَنَا غُثَمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ  
 مُحَمَّدٌ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ  
 ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ  
 طَلْحَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ  
 حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ  
 النَّخْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ  
 ہم سے عثمان بن الہیثم نے بیان کیا یا ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی  
 نے عثمان بن الہیثم سے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے  
 ابن شہاب سے سنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے بیان کیا، ان سے  
 عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (حبہ الوداع  
 میں) قرمائی کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابی کھڑے ہوئے  
 اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان

أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذًا وَكَذَا قَبْلَ كَذًا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذًا وَكَذَا لِهَوَاءِ الْفَلَاحِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلُّهُنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سِئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: أَفْعَلِ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)).

سے پہلے خیال کرتا تھا (اس لئے غلطی سے ان کو آگے پیچھے ادا کیا) اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان حج کے متعلق یونہی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ (حلق) رمی اور نحر کی طرف تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یونہی کر لو (تقدیم و تاخیر کرنے میں) آج ان میں سے کسی کام میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ اس دن آنحضرت ﷺ سے جس مسئلہ میں بھی پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں۔

[راجع: ۸۳]

تفسیر

یہ آپ نے محض بھول چوک کی بنا پر فرمایا تھا ورنہ قصد ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے یہ نکالا کہ حج کے کاموں میں بھول چوک پر آنحضرت ﷺ نے کسی کفارے کا حکم نہیں دیا نہ فدیہ کا تو اسی طرح قسم بھی اگر چوک سے توڑ ڈالے تو کفارہ لازم نہ ہو گا (وحیدی) سند میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سہمی قریشی مذکور ہوئے ہیں جو بڑے زبردست عابد عالم حافظ قاری قرآن تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ کی احادیث لکھنے کی اجازت مانگی تھی اور ان کو اجازت دی گئی۔ چنانچہ یہ احادیث نبوی کے اولین جامع ہیں۔ رات کو چراغ بجھا کر نماز میں کھڑے ہوتے اور بہت ہی زیادہ روتے۔ چنانچہ ان کی آنکھیں خراب ہو گئی تھیں۔ جنگ حرہ کے دنوں میں بماء ذی الحجہ ۶۳ھ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاه آمین۔

اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ مگر شاید امام بخاری نے یہ روایت لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس میں یوں ہے کہ تیسری بار وہ شخص کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے سچائی کے ساتھ آپ کو بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا ایسی قسم بھی آیت لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم میں داخل ہے۔

۶۶۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ: ((لَا حَرَجَ)) قَالَ آخَرُ: خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ: ((لَا حَرَجَ)) قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ:

(۶۶۶۶) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن رافع نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

[راجع: ۸۴]

تفسیر

یہ جتہ الوداع کی باتیں ہیں۔ ان سے دین کے آسان ہونے کی طرف اشارہ ہے اور ان علماء کرام کے لئے قتل توجہ ہے جو ذرا ذرا سی باتوں میں نہ صرف لوگوں سے گرفت کرتے بلکہ فسق اور کفر کے تیر چلانے لگ جاتے ہیں۔ آج کے دور نازک میں بہت دور رس نگاہوں کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک علماء اسلام کو یہ مرتبہ عطا کرے۔ (آمین)

۶۶۶۷- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، (۶۶۶۷) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ

نے بیان کیا، کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے آئے۔ آنحضرت ﷺ مسجد کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہ صحابی آئے اور سلام کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ بھی ان سے یہی فرمایا کہ واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ آخر تیسری مرتبہ میں وہ صحابی بولے کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو کرو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید تمہیں یاد ہے اور تم آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ اور جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ کرو، جب سجدے کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز میں کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز درحقیقت وہی صحیح ہے جو رکوع، سجدہ، قیام، جلسہ، قومہ وغیرہ ارکان کو ٹھیک طور پر ادا کر کے پڑھی جائے جو نمازی محض مرغ کی ٹھونگ لگا لیتے ہیں ان کو نماز کا چور کہا گیا ہے اور ایسے نمازیوں کی نماز ان کے منہ پر ماری جاتی ہے بلکہ وہ نماز اس نمازی کے حق میں بددعا کرتی ہے۔ حدیث اور باب میں مطابقت یہ ہے کہ بھول چوک معاف تو ہے مگر نماز میں اگر کوئی محض بھول چوک کو مستقل معمول بنالے تو ایسی بھوک چوک معافی کے قابل نہیں ہے۔ خاص طور پر نماز میں ایسی بھوک چوک بہت زیادہ خطرناک ہے۔

(۶۶۶۸) ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسر نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب احد کی لڑائی میں مشرک شکست کھا گئے اور اپنی شکست ان میں مشہور ہو گئی تو ابلیس نے چیخ کر کہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے دشمن ہے چنانچہ آگے

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فَأَعْلَمَنِي قَالَ: ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، وَاقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَغْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)).

[راجع: ۷۰۷]

لَيْسَ بِمَرْغٍ کر کے پڑھی جائے جو نمازی محض مرغ کی ٹھونگ لگا لیتے ہیں ان کو نماز کا چور کہا گیا ہے اور ایسے نمازیوں کی نماز ان کے منہ پر ماری جاتی ہے بلکہ وہ نماز اس نمازی کے حق میں بددعا کرتی ہے۔ حدیث اور باب میں مطابقت یہ ہے کہ بھول چوک معاف تو ہے مگر نماز میں اگر کوئی محض بھول چوک کو مستقل معمول بنالے تو ایسی بھوک چوک معافی کے قابل نہیں ہے۔ خاص طور پر نماز میں ایسی بھوک چوک بہت زیادہ خطرناک ہے۔

۶۶۶۸- حَدَّثَنَا قُرُؤَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَرَبَةً تُعْرَفُ بِيَهُمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ أَيُّ

کے لوگ پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والے (مسلمانوں ہی سے) لڑ پڑے۔ اس حالت میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ان کے مسلمان والد کو بے خبری میں مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ تو میرے والد ہیں جو مسلمان ہیں، میرے والد! عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم لوگ پھر بھی باز نہیں آئے اور آخر انہیں قتل ہی کر ڈالا۔ حذیفہ نے کہا، اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا آخر وقت تک رنج اور افسوس ہی رہا یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

عَبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ فَرَجَعْتُمْ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدْتُمْ هِيَ وَأَخْرَأَهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَبِي أَبِي قَالَتْ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا أَنْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ غُرُؤُهُ: لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. [راجع: ۳۲۹۰]

**شیخ**

جنگ احد میں ابلیس ملعون نے دھوکا دیا پیچھے سے مسلمان ہی آرہے تھے مگر ان کو کافر بتا کر آگے والے مسلمانوں کو ان سے ڈرایا وہ گھبراہٹ میں اپنے ہی لوگوں پر پلٹ پڑے اور حضرت حذیفہ کے والد یمان کو شہید کر دیا۔ اس روایت کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم کھا کر کہا۔ بعضوں نے یہ مطابقت بتلائی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان مسلمانوں سے کچھ نہیں کہا جنہوں نے حذیفہ کے باپ کو بھول سے مار دیا تھا تو اس طرح بھول چوک سے اگر قسم توڑ دے تو کفارہ واجب نہ ہو گا۔ حضرت حذیفہ کو رسول کریم ﷺ کا خاص راز داں کہا گیا ہے۔ شہادت عثمان کے چالیس دن بعد ۳۵ھ میں مدائن میں ان کا انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔

ایک روایت میں بقیہ خیر کا لفظ ہے تو ترجمہ یہ ہو گا کہ حذیفہ پر مرتے دم تک اس خیر و برکت کا اثر رہا یعنی اس دعا کا جو انہوں نے مسلمانوں کے لئے کی تھی کہ اللہ تم کو بخشے اس روایت کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم کھا کر کہا فواللہ ما زالت فی حذیفہ

(۶۶۶۹) مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عوف اعرابی نے بیان کیا، ان سے خلاص بن عمرو اور محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہو اور بھول کر کھالیا ہو تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہئے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔

۶۶۶۹- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ، عَنْ خَلَّاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ صَوْمُهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ)). [راجع: ۱۹۳۳]

اس حدیث کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ بھول کر کھاپی لینے سے جب روزہ نہیں ٹوٹا تو اسی قیاس پر بھول کر قسم کے خلاف کرنے سے قسم بھی نہیں ٹوٹے گی۔

(۶۶۷۰) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے

۶۶۷۰- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى قَالَ:



بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعات کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی اٹھ گئے اور نماز پوری کر لی۔ جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے تکبیر کی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا۔ پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَثُرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّم. [راجع: ۸۲۹]

نماز میں ایسی مذکورہ بھول چوک کا کفارہ سجدہ سو کرنا ہے۔ اس حدیث میں سجدہ سو ادا کرنے کی وہی ترکیب بیان ہوئی ہے جو الہدایت کا معمول ہے اور اسی کو ترجیح حاصل ہے۔

(۶۶۷۱) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے سنا، کہا ہم سے منصور بن معتمر نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نماز میں کوئی چیز زیادہ یا کم کر دی۔ منصور نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شبہ ہوا تھا یا علقمہ کو۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کچھ کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ان کے ساتھ دو سجدے (سہو کے) کئے اور فرمایا یہ دو سجدے اس شخص کے لئے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں کمی یا زیادتی کر دی ہے اسے چاہئے کہ صحیح بات تک پہنچنے کیلئے ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (سہو کے) کر لے۔

(۶۶۷۲) ہم سے حضرت امام حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے حضرت سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آیت ”لا تَوَاحِدُنِي بِمَا رُبِّهِ“ کے متعلق کہ پہلی مرتبہ

۶۶۷۱- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَرَادَ أَوْ نَقَضَ مِنْهَا قَالَ مَنْصُورٌ: لَا أَذْرِي إِبْرَاهِيمَ وَهَمَ أَمْ عَلْقَمَةُ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَذَرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَضَ فَيَتَحَرَّى الصُّوَابَ فَيَتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ)). [راجع: ۴۰۱]

۶۶۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ﴿لَا تَوَاحِدُنِي بِمَا رُبِّهِ﴾ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ قَالَ:

اعتراض موسیٰ ﷺ سے بھول کر ہوا تھا۔

((كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا)).

[راجع: ۷۴]

(۶۶۷۳) ابو عبد اللہ (حضرت امام بخاری) نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن عون نے بیان کیا، ان سے شعبی نے بیان کیا، کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ان کے یہاں کچھ ان کے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے مہمان کھائیں، چنانچہ انہوں نے نماز عید الاضحیٰ سے پہلے جانور ذبح کر لیا۔ پھر آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نماز کے بعد دوبارہ ذبح کریں۔ براء رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے۔ ابن عوف شعبی کی حدیث کے اس مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر رک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں، یہ رخصت دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے یا صرف براء رضی اللہ عنہ کے لئے ہی تھی۔ اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین سے کی ہے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

سعد بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے نوف بکالی کا قول نقل کیا تھا کہ وہ خضر والے موسیٰ کو اسرائیلی موسیٰ نہیں بلکہ اور کوئی دوسرا موسیٰ کہتے ہیں۔ اس پر حضرت ابن عباس نے نوف بکالی کے قول کی تردید کرتے ہوئے حضرت ابی بن کعب کی یہ روایت نقل کر کے بتلایا کہ وہ موسیٰ اسرائیلی موسیٰ ہی تھے، جن کو اس شرط کا خیال نہیں رہا تھا جو وہ خضر سے کر چکے تھے اس پر لفظ لا تو اخذنی الخ انہوں نے کہے۔ وجہ مناسبت وہی ہے کہ سمو اور نسیان کو حضرت موسیٰ نے مؤاخذہ کے قاتل نہیں سمجھا حضرت خضر نے بھی اس نسیان کو معاف ہی کر دیا تھا۔ حضرت انس بن مالک خزرجی خادم دس سال کی عمر میں خدمت نبوی میں آئے اور آخر تک خاص خدمات کا شرف حاصل ہوا۔ عہد فاروقی میں بصرہ میں مبلغ اسلام کی حیثیت سے مقیم ہوئے اور ۹ھ میں بعمر ۱۰۳ سال بصرہ ہی میں انتقال ہوا۔ مرتے وقت سو کے قریب اولاد چھوڑ کر گئے ان کی ماں کا نام ام سلیم بنت طعان ہے۔

(۶۶۷۴) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت تک موجود تھا جب رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر

۶۶۷۳- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِأَكْلِ ضَيْفِهِمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ، هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ، وَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ، وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ: لَا أَذْرِي أَتَلَفَتِ الرُّخَصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَيُّوبُ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۹۵۱]

۶۶۷۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ، ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ: (مَنْ

دَبَحَ فَلْيَدْبَحْ مَكَانَهَا؟ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ دَبَحَ فَلْيَدْبَحْ بِسْمِ اللَّهِ)). [راجع: ۹۸۵]

لیا ہوا سے چاہئے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہوا سے چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ قربانی کا جانور نماز عید پڑھ کر ہی ذبح کرنا چاہئے ورنہ وہ بجائے قربانی کے معمولی ذبیحہ ہو گا۔

### باب قسموں کا بیان

اور اللہ نے سورہ نحل میں فرمایا کہ ”اپنی قسموں کو آپس میں فساد کی بنیاد نہ بناؤ اس لئے کہ اسلام پر لوگوں کا قدم جھے اور پھر اکھڑ جائے اور خدا کی راہ سے روکنے کے بدلے تم کو دوزخ کا عذاب چکھنا پڑے تم کو سخت سزا دی جائے۔“ اس آیت میں جو دخلا کا لفظ ہے اس کے معنی دغا اور فریب کے ہیں۔ غمس کے معنی ڈبو دینا۔

یہ قسم بھی قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی۔ آیت کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ مکرو فریب کی قسم پر اس میں سخت وعید ہے ایسا ہی یمن غموس قسم میں بھی سمجھنا چاہئے یمن غموس دوزخ میں ڈبو دینے والی قسم کو کہتے ہیں۔

۶۶۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعَقْوُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ)).

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو نصر نے خبر دی، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، کہا ہم سے فراس نے بیان کیا، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی ناحق جان لینا اور یمن غموس۔ قصداً جھوٹی قسم کھانے کو کہتے ہیں۔

[طرفاء فی: ۶۸۷۰، ۶۹۲۰۔]

### ۱۷- باب قولِ اللہ تعالیٰ:

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ آل عمران میں فرمانا جو لوگ اللہ کا نام لے کر عہد کر کے قسمیں کھا کر اپنی قسموں کے بدلہ میں تھوڑی پونجی (دنیا کی مول لیتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں، جن کا آخرت میں کوئی حصہ نیک نہیں ہو گا۔

اور اللہ ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف رحمت کی نظر ہی کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں ارشاد ”اور اللہ کو قسمیں کھا کر نیکی اور پرہیز گاری اور لوگوں میں میل کرا دینے کی روک نہ بناؤ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور سورہ نحل میں فرمایا اللہ کا عہد کر

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ۷۷]۔ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ وَقَوْلِهِ جَلَّ

کے دنیا کا تھوڑا سا مول مت لو۔ اللہ کے پاس جو کچھ ثواب اور اجر ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو اور اسی صورت میں فرمایا اور اللہ کا نام لے کر جو عہد کرو اس کو پورا کرو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد پھر نہ توڑو (کیسے توڑو گے) تم اللہ کی ضمانت اپنی بات پر دے چکے ہو۔

ذِكْرُهُ: ﴿وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾  
 إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿[النحل : ۹۵]﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْفُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ﴿[النحل : ۹۶]﴾

یعنی اللہ کو گواہ بنا چکے ہو۔

(۶۶۷۶) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے اعش نے، ان سے ابو داؤد اس نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم اس طور سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر نہایت ہی غصہ ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر وحی کے ذریعہ نازل کی کہ ”بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے معمولی دنیا کی پونجی خریدتے ہیں“ آخر آیت تک۔

(۶۶۷۷) حضرت عبداللہ یہ حدیث بیان کر چکے تھے، اتنے میں اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن! نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس مضمون کی۔ انہوں نے کہا کہ ابی یہ آیت تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا اس کے جھڑے کے سلسلہ میں میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ ورنہ مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر وہ تو جھوٹی قسم کھالے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم بدیتی کے ساتھ اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں

۶۶۷۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَقْتَضِي بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لِقِيَّ اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ۷۷] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع: ۲۳۵۶]

۶۶۷۷- فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا: كَذًا وَكَذَا، قَالَ لِي أَنْزَلْتَ كَأَنَّ لِي بَنَرٌ لِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَسْتَكْ أَوْ يَمِينُهُ)) فَقُلْتُ: إِذَا يَخْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَضِي بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لِقِيَّ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ)).

[راجعہ: ۲۳۰۷]

طے گا کہ وہ اللہ اس پر انتہائی غضب ناک ہو گا۔

باب ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ کی بات کے لئے یا

غصہ کی حالت میں قسم کھانے کا کیا حکم ہے؟

۱۸- باب اليمين فيما لا يملك

وفي المغصبة، وفي الغضب

ملک حاصل ہونے سے پہلے اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی قسم کھالے میں لونڈی کو آزاد نہیں کرنے کا یا اپنی عورت کو طلاق نہیں دینے کا اور ابھی اس کے پاس نہ کوئی لونڈی ہو نہ کوئی عورت نکاح میں ہو اس کے بعد لونڈی خریدے یا کسی عورت سے نکاح کرے پھر لونڈی کو آزاد کرے یا عورت کو طلاق دے تو قسم کا کفارہ لازم نہ ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی کسی عورت کی نسبت کے اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا اگر میں یہ لونڈی خریدوں تو وہ آزاد ہے پھر اس عورت سے نکاح کرے یا وہ لونڈی خریدے تو نہ طلاق پڑے گی نہ لونڈی آزاد ہوگی۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف کہا ہے (مولانا وحید الزمان مروم) حدیث باب میں سواریاں نہ دینے کی قسم کا ذکر ہے۔ اس وقت وہ سواریاں آپ کے ملک میں نہ تھیں جب ملک میں آئیں اس وقت دینے سے نہ قسم ٹوٹی نہ کفارہ لازم ہوا یہ حدیث غصہ میں قسم کھالینے کی بھی مثال ہو سکتی ہے۔ (وحیدی)

(۶۶۷۸) - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ)) وَوَأَلَفْتُهُ وَهُوَ غَضَبًا، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: ((انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ)). [راجعہ: ۳۱۳۳]

(۶۶۷۸) - حدیثی محمد بن علاء، بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سواری کے جانور مانگنے کے لئے بھیجا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تمہارے لئے کوئی سواری کا جانور نہیں دے سکتا (کیونکہ موجود نہیں ہیں) جب میں آپ کے سامنے آیا تو آپ کچھ خفگی میں تھے۔ پھر جب دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جا اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یا (یہ کہا کہ) رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے سواری کا انتظام کر دیا۔

بعد میں انتظام ہو جانے پر آپ نے اپنی قسم کو توڑ دیا اور اس کا کفارہ ادا فرما دیا۔ باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔ حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ مکہ میں اسلام لائے، حبشہ کی طرف ہجرت کی اور اہل سفینہ کے ساتھ حبشہ سے واپس ہوئے۔ ۲۰ھ میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا۔ ۵۲ھ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔

(۶۶۷۹) - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح. وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْمُتَمِرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بِنَ

(۶۶۷۹) - ہم سے عبد العزیز نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے (دوسری سند) اور ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن زید ایللی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے سنا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ

وَقَاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ  
عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ  
قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ  
مِمَّا قَالُوا كُلُّ حَدَّثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ﴾  
[النور: ١١] الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي  
بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: وَكَانَ  
يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهُ لَا  
أَنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي  
قَالَ لِعَائِشَةَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَلَا يَأْتِلِ أُولُو  
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى  
الْقُرْبَى﴾ [النور: ٢٢] الْآيَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ:  
بَلَى وَاللَّهُ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي،  
فَرَجَعَ إِلَيَّ مِسْطَحُ النِّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ  
عَلَيْهِ، وَقَالَ وَاللَّهُ لَا أَنْزَعُهَا عَنْهُ أَبَدًا.

[راجع: ٢٥٩٣]

**تشریح**

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی قسم کو کفارہ ادا کر کے توڑ دیا۔ باب سے یہی مطابقت ہے۔ حضرت مسطح بن اثاثہ قریشی مطلبی ہیں۔ ۳۴ھ میں بعمر ۵۶ سال وفات پائی۔ سبحان اللہ ایمانداری اور خدا ترسی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ختم تھی باوجودیکہ مسطح نے ایسا بڑا قصور کیا تھا کہ ان کی پیاری بیٹی پر جو خود مسطح کی بھی بھتیجی ہوتی تھیں اس قسم کا طوفان جوڑا اور قطع نظر اس سلوک کے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سے کیا کرتے تھے اور قطع نظر احسان فراموشی کے انہوں نے قرابت کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بدنامی خود مسطح کی بھی ذلت اور خواری تھی مگر وہ شیطان کے چکر میں آ گئے۔ شیطان اسی طرح آدمی کو ذلیل کرتا ہے، اس کی عقل اور فہم بھی سلب ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو مسطح نے یہ حرکت ایسی کی تھی کہ ساری عمر سلوک کرنا تو کجا ان کی صورت بھی دیکھنا گوارا نہ کرتا مگر آخر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدا ترسی اور مہربانی اور شفقت پر قریان کہ انہوں نے مسطح کا معمول بدستور جاری کر دیا اور ان کے قصور سے چشم پوشی کی۔ ترجمہ باب ہمیں سے نکلتا ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نیکی کی بات یعنی عزیزوں سے سلوک ترک کرنے پر قسم کھائی تھی تو اس قسم کو توڑ ڈالنے کا حکم ہوا پھر کوئی گناہ کرنے پر قسم کھائے اس کو تو بطریق اولیٰ یہ قسم توڑ ڈالنا ضروری ہو گا۔ یہ غصہ میں قسم کھانے کی بھی مثال ہو سکتی ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے غصہ ہی میں قسم کھالی تھی کہ میں مسطح سے سلوک نہ کروں گا۔ (تقریر مولانا وحید الزماں مرحوم)

۶۶۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے، کہا

ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے قاسم نے، ان سے زہد نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ غصہ تھے پھر ہم نے آپ سے سواری کا جانور مانگا تو آپ نے قسم کھائی کہ آپ ہمارے لئے اس کا انتظام نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں کبھی بھی اگر کوئی قسم کھا لوں گا اور اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم تو زردوں کا۔

الْوَارِثُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ: ((وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا)). [راجع: ۳۱۳۳]

معلوم ہوا کہ قسم پر جتنے رہنا امر محمود نہیں ہے۔

باب جب کسی نے کہا کہ واللہ، میں آج بات نہیں کروں گا پھر اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی، تسبیح کی، حمد یا لا الہ الا اللہ کہا تو اس کا حکم اس کی نیت کے موافق ہو گا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر۔ اور ابوسفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قل کو لکھا تھا آ جاؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر مانا جاتا ہے۔ ”مجاہد نے کہا کہ ”کلمۃ التقویٰ“ لا الہ الا اللہ ہے۔

۱۹- باب إِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نَيْبِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) قَالَ أَبُو سَفْيَانَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ هِرْقُلُ: ((تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ((كَلِمَةُ التَّقْوَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)).

شبیح جمہور کا قول ہے کہ مطلقاً حادث نہ ہو گا اس لئے کہ بات کرنا عرف میں اس کو کہتے ہیں کہ دنیا کی بات کسی آدمی سے کرے اور قرآن میں ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے روزہ رکھا تھا کہ میں آج کسی سے بات نہیں کروں گی باوجودیکہ وہ عبادت ہی میں مشغول رہیں۔ گو یہ کلمات مذکورہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن عرف عام میں ان پر کلام کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ اس لئے اگر قسم کھاتے وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت کی ہو تو ان کے کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔

(۶۶۸۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی، ان کے والد (حضرت مسیب رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کی موت کا وقت قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ ”لا الہ الا اللہ“ تو میں آپ کے لئے اللہ کے

۶۶۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُ

ہاں جھگڑ سکوں گا۔

لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ)). [راجع: ۱۳۶۰]

تاکہ اللہ آپ کو بخش دے مگر ابوطالب اس کے لئے بھی تیار نہ ہو سکے ان کا نام عبد مناف تھا اور یہ عبد المطلب کے بیٹے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔

(۶۶۸۲) ہم سے قتیبہ بن رے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو زرعہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو پر (آخرت میں) بھاری ہیں اور اللہ رحمان کے یہاں پسندیدہ ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمہ سبحان اللہ العظیم۔

۶۶۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَفْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ

العظیم)). [راجع: ۶۴۰۶]

ان کلمات کے منہ پر لانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ حضرت امام کاہل یہ حدیث لانے سے یہی مقصد ہے۔

(۶۶۸۳) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعش نے بیان کیا ان سے شقیق نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میں نے (اسی پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو گا تو وہ جہنم میں جائے گا اور میں نے دوسری بات کہی کہ ”جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔“

۶۶۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلِمَتَةٌ)) وَقُلْتُ: أُخْرَى، ((مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ بَدَأَ أُذْخِلَ النَّارَ)) وَقُلْتُ أُخْرَى: ((مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ بَدَأَ أُذْخِلَ الْجَنَّةَ)).

[راجع: ۱۲۳۸]

مقصد یہ ہے کہ ان کلمات سے حادث نہ ہو گا۔

باب جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ ۲۹ دن کا ہوا اور وہ اپنی عورت کے پاس گیا تو وہ حادث نہ ہو گا

۲۰- بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ

(۶۶۸۴) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے ساتھ ایلاء کیا

۶۶۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ



(یعنی قسم کھائی کہ آپ ان کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے) اور آنحضرت ﷺ کے پاؤں میں موج آگئی تھی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اپنے بلاخانہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر وہاں سے اترے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایلاء ایک مہینے کے لئے کیا تھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

[راجع: ۳۷۸]

## باب - ۲۶

باب اگر کسی نے قسم کھائی کہ نبیذ نہیں پئے گا پھر قسم کے بعد اس نے انگور کا پکا ہوا یا میٹھا پانی یا کوئی نشہ آور چیز یا انگور سے نچوڑا ہوا پانی پیا تو بعض لوگوں کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کی رائے میں ”نبیذ“ نہیں ہیں۔

إِنْ خَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ جَلَاءً أَوْ سَكْرًا أَوْ غَصِيرًا لَمْ يَخْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ

لَشَيْءٍ

نبیذ کجور کے نچوڑے ہوئے پانی کو کہتے ہیں۔ دیگر مذکورہ چیزیں نبیذ نہیں ہیں اس لئے اس کا قسم کھانا ٹوٹ نہ سکے مگر نشہ آور چیز کا پینا قطعاً اس لئے حرام ہے کہ وہ بھی شراب میں داخل ہے۔ نبیذ کا بھی یہی حکم ہے جو نشہ آور ہوتی ہے۔ عرب لوگوں میں نبیذ کے دو معنی ہیں ایک تو ہر قسم کی شراب جس میں نشہ ہو دوسری کجور یا انگور کو پانی میں بھگو کر اس کا میٹھا شربت بنانا جس میں نشہ نہیں ہوتا اور جسے طلاء کہتے ہیں۔ انگور کے شیرے کو جو پکایا جائے خنیفہ کہتے ہیں جب ایک تہائی جل جائے اگر دو تہائی جل جائے تو وہ میٹھا ہے آدھا جل جائے تو وہ منصف ہے تھوڑا سا جلیے تو وہ باذنق یعنی بلوہ ہے۔ سکر کہتے ہیں انگور کے شراب کو۔ حصیر کہتے ہیں انگور یا کجور کے شیرے کو۔ حافظ نے کہا طلاء کو اتنا پکائیں کہ وہ جم جائے تو اس کو دس اور رب کہتے ہیں اس وقت اس کو نبیذ نہیں کہیں گے۔ اگر پتلا رہے تو البتہ نبیذ کہیں گے عرف میں۔ خیر یہ تو ہوا۔ اب امام بخاری کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ خنیفہ کا قول صحیح ہے۔ نبیذ نہ پینے کی قسم کھائے تو طلاء یا سکریا حصیر پینے سے حادث نہ ہو گا کیونکہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ نام زبان عرب میں ہیں اور نبیذ یا نقیج تو اسی کو کہتے ہیں جو کجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں اس کا شربت لیں اور سہل اور سودہ کی حدیث سے اس مطلب پر استدلال کیا کیونکہ سہل کی حدیث میں نقیج سے اور سودہ کی حدیث میں نبیذ سے یہی مراد ہے اس لئے کہ طلاء اور سکر وغیرہ تو حلال نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ ان کا استعمال کیسے فرمائے۔ میرے (مولانا وحید الزماں کے) نزدیک امام بخاری کا صحیح مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ احادیث لا کر خنیفہ کے قول کی تائید کی ہے۔ ابن بطلال وغیرہ کئی فیرو شارحین نے یہ کہا کہ امام بخاری کو خنیفہ کا رد منظور ہے۔ حافظ نے اس کی توجیہ یوں کی کہ سہل کی حدیث سے یہ لکھا ہے کہ جو کجور یا انگور ابھی تھوڑے عرصہ سے بھگوئے جائیں تو اس کے پانی کو نبیذ کہتے ہیں گو اس کا پینا درست ہے اور سودہ کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مگر یہ توجیہ میری (مولانا وحید الزماں) سمجھ میں نہیں آتی اس لئے کہ سہل اور سودہ کی احادیث میں یہ صراحت کمال ہے کہ طلاء یا سکر کو بھی نبیذ کہتے ہیں۔ پھر خنیفہ کا رد کیونکر ہو گا۔ حافظ نے کہا اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ایسی قسم میں جس شراب کو عرف میں نبیذ کہتے ہیں اس کے پینے سے قسم ٹوٹ جائے گی البتہ اگر کسی خاص شراب کی نیت کرے تو اس کی نیت کے موافق حکم ہو گا (وحیدی)

(۶۶۸۵) مجھ سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا، انہوں نے عبد العزیز بن ابی حازم سے سنا، کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی، انہیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ

۶۶۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ

نے نکاح کیا اور آنحضرت ﷺ کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا۔ دلہن ہی ان کی میزبانی کا کام کر رہی تھیں۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا، تمہیں معلوم ہے، میں نے آنحضرت ﷺ کو کیا پلایا تھا۔ کہا کہ رات میں آنحضرت ﷺ کے لئے میں نے کھجور ایک بڑے پیالہ میں بھگو دی تھی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضرت ﷺ کو پلایا تھا۔

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔ حضرت سل بن سعد ساعدی وفات نبوی کے وقت ۱۵ سال کے تھے۔ ۹۱ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ مدینہ میں فوت ہونے والے یہ آخری صحابی ہیں۔

(۶۶۸۶) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں شعی نے، انہیں عکرمہ نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ کی بیوی صاحبہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مر گئی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دے دیا۔ پھر ہم اس کی مشک میں نمید بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

بہر حال نمید کا استعمال ثابت ہوا۔ حضرت سودہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ کے نکاح میں آئیں۔ ۵۴ھ میں وفات ہوئی۔

۲۲- باب إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتِيَهُمْ

فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ، وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأَذْمِ

۶۶۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ خُبْزٌ بَرٌّ مَادُومٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهَذَا.

[راجع: ۵۴۲۳]

باب جب کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا پھر اس نے روٹی کھجور کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو سکے والی چیز کھائی (تو اس کو سالن ہی مانا جائے گا)

(۶۶۸۷) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد ﷺ کبھی پے در پے تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان نے خبر دی کہ ہم سے عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ عابس کی ملاقات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہو جائے۔ کیونکہ اگلی روایت عن عن

کے ساتھ ہے۔

۶۶۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ  
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ  
لَأُمِّ سَلِيمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ  
عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ. فَأَخْرَجَتْ  
أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا  
فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِغَضِيهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ  
عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَأَرْسَلْتُكَ  
أَبُو طَلْحَةَ)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ، لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلِقُوا وَانْطَلَقْتُ  
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَاخْبَرْتُهُ  
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ  
مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ  
حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلُمِّي  
يَا أُمِّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ؟)) فَأَتَتْ بِذَلِكَ  
الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ  
الْخُبْزِ فُتَّتْ وَعَصَرَتْ أُمُّ سَلِيمٍ عُكَّةً لَهَا  
فَادَمَّتُهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ  
اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّكَ لِعَشْرَةٍ))  
فَإِذَا زِنْ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا

(۶۶۸۸) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں سن کر آ رہا ہوں آنحضرت ﷺ کی آواز (فاقوں کی وجہ سے) کمزور پڑ گئی ہے اور میں نے آواز سے آپ کے فائدہ کا اندازہ لگایا ہے، کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اوڑھنی لے کر روٹی کو اس کے ایک کونے سے لپیٹ دیا اور اسے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ میں لے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں، میں ان کے پاس جا کے کھڑا ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے، میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔ آخر میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچا اور ان کو اطلاع دی۔ ابو طلحہ نے کہا ام سلیم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جاسکے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو طلحہ گھر کی طرف بڑھے اور اندر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے میرے پاس لاؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان روٹیوں کو چورا کر دیا گیا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک (گھی کی) کچی کو نچوڑا دیا یہی سالن تھا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے جیسا کہ اللہ نے چاہا دعا

پڑھی اور فرمایا کہ دس دس آدمیوں کو اندر بلاؤ انھیں بلایا گیا اور اس طرح سب لوگوں نے کھایا اور خوب سیر ہو گئے۔ حاضرین کی تعداد ستر یا اسی آدمیوں کی تھی۔

تھی کو بطور سالن استعمال کیا گیا ہے یہی باب اور حدیث میں مطابقت ہے جس میں ایک معجزہ نبوی کا بیان ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑے لوگوں کو خود کھانے سے پہلے اپنے دیگر متعلقین کا بھی فکر کرنا ضروری ہے بلکہ ان سب کو پہلے کھانا اور بعد میں خود کھانا تاکہ کوئی بھی بھوکا نہ رہ جائے۔ اللہ پاک آج کل کے نام نہاد پیروں مرشدوں کو نیز علماء کو سب کو ان اخلاق حسنہ کی توفیق بخشے (آمین)

### باب قسموں میں نیت کا اعتبار ہوگا

### ۲۳- باب النِّیَّةِ فِي الْإِيْمَانِ

جیسا کہ حدیث انما الاعمال بالنیات سے ظاہر ہے۔

(۲۶۸۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے علقمہ بن وقاص لیشی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بلاشبہ عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی تو واقعی وہ انہیں کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

۶۶۸۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عُلْقَمَةَ بْنَ وَقَاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

[راجع: ۱]

حضرت امام بخاری کا نشانہ ثابت کرنا ہے کہ قسم کھانے پر اس کی پچھلی یا برعکس کا فیصلہ کرنا خود قسم کھانے والے کی سوچ سمجھ پر موقوف ہے اس کی جیسی نیت ہوگی وہی حکم لگایا جائے گا۔

باب جب کوئی شخص اپنا مال نذر یا توبہ کے طور پر خیرات کر

### ۲۴- باب إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى

وے

### وَجِهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

(۲۶۹۰) ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، کہا مجھے

۶۶۹۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ تابیئا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک یہی کہیں آنے جلنے میں ان کے ساتھ رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقعہ اور آیت ”و علی الثلاثة الذین خلفوا“ کے سلسلہ میں سنا، انہوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ (میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے یہ پیش کش کی کہ) اپنی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے دین کی خدمت میں صدقہ کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

آیت شریفہ و علی الثلاثة الذین خلفوا الخ (التوبہ: ۸۸) میں ان تین صحابیوں کا ذکر ہے جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور رسول کریم ﷺ نے ان سے سخت باز پرس کی تھی وہ تین حضرت کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ پچھلے دو نے تو معذرت وغیرہ کر کے چھٹکارا حاصل کر لیا تھا مگر حضرت کعب بن مالک نے اپنے قصور کا اعتراف کیا اور کوئی معذرت کرنا مناسب نہ جانا۔ آخر رسول کریم ﷺ نے وحی الہی کے انتظار میں ان سے بولنا وغیرہ بند کر دیا آخر بہت کلفتی و نون بعد ان کی توبہ کی قبولیت کی بشارت ملی اور ان کو مبارک باد دی گئی۔ انصاری خزرجی ہیں دوسری بیعت عقبہ میں یہ شریک تھے۔ ۷۷ سال کی عمر پر ۵۰ ہ میں جب کہ بصارت چلی گئی تھی ان کا انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہ وارضاه (آمین)

### باب اگر کوئی شخص اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کر لے

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم میں فرمایا اے نبی! آپ کیوں چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی قسموں کا کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے۔ اور سورہ مائدہ میں فرمایا ”حرام نہ کرو ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔“

ایسے مواقع پر قسموں کا توڑ ڈالنا ضروری ہے مگر کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

(۶۶۹۱) ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انہوں نے عبید بن عمر سے سنا، کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ (ام المؤمنین) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں رکے تھے اور شہد

شہاب، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ لِي حَدِيثَهُ: «وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلْفُوا» [التوبة: ۱۱۸] فَقَالَ لِي آخِرَ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أُنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). [راجع: ۲۷۵۷]

لَشَيْخٍ اور رسول کریم ﷺ نے ان سے سخت باز پرس کی تھی وہ تین حضرت کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ پچھلے دو نے تو معذرت وغیرہ کر کے چھٹکارا حاصل کر لیا تھا مگر حضرت کعب بن مالک نے اپنے قصور کا اعتراف کیا اور کوئی معذرت کرنا مناسب نہ جانا۔ آخر رسول کریم ﷺ نے وحی الہی کے انتظار میں ان سے بولنا وغیرہ بند کر دیا آخر بہت کلفتی و نون بعد ان کی توبہ کی قبولیت کی بشارت ملی اور ان کو مبارک باد دی گئی۔ انصاری خزرجی ہیں دوسری بیعت عقبہ میں یہ شریک تھے۔ ۷۷ سال کی عمر پر ۵۰ ہ میں جب کہ بصارت چلی گئی تھی ان کا انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہ وارضاه (آمین)

### ۲۵- باب إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْغَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ» [التحریم: ۲، ۱] وَقَوْلُهُ «لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ» [المائدة: ۷۸]

۶۶۹۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُثَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

پیتے تھے۔ پھر میں نے اور (ام المؤمنین) حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضرت ﷺ آئیں تو وہ کہے کہ آنحضرت ﷺ کے منہ سے مغفیر کی بو آتی ہے، آپ نے مغفیر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ آنحضرت ﷺ جب ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے یہی بات آپ سے پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ میں نے شہد پایا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا۔ (کیونکہ آنحضرت ﷺ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں مغفیر کی بو آتی ہے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اے نبی! آپ ایسی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے؟“ ان تنو بالی اللہ“ میں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور ”اذا سر النبی الی بغض أزواجه حدیثاً“ [التحریم: ۱] ”ان توبنا الی اللہ“ [التحریم: ۴] ”لَعَابِشَةً وَحَفْصَةً“ [وَاِذَا سَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَغْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا] [التحریم: ۳] لِقَوْلِهِ : ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا)). وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامٍ ((وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا)). [راجع: ۴۹۱۲]

حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے خاوند اول حذافہ سہمی رضی اللہ عنہما جنگ بدر کے بعد فوت ہو گئے تھے۔ ۳ھ میں ان کا نکاح ثانی رسول کریم ﷺ سے ہوا۔ بہت ہی نیک خاتون تھیں۔ نماز روزہ کا بہت اہتمام کرنے والی ۴۵ھ ماہ شعبان میں انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہا۔

باب منت نذر پوری کرنا واجب ہے اور اللہ تعالیٰ کا

سورہ دہر میں ارشاد ”وہ جو اپنی منت نذر پوری کرتے ہیں۔“

(۲۶۹۲) ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید بن الحارث نے بیان کیا، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا، کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے، البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔

يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصِيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آتَيْنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقَلَ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغْفِيرٍ، أَكَلْتُ مَغْفِيرًا؟ فَلَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ: ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ : ((لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ)) فَلَزَلَتْ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ نَحْرُمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ» [التحریم: ۱] «إِنْ تَوَبْنَا إِلَى اللَّهِ» [التحریم: ۴] «لَعَابِشَةً وَحَفْصَةً» [وَاِذَا سَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَغْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا] [التحریم: ۳] لِقَوْلِهِ : ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا)). وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامٍ ((وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا)). [راجع: ۴۹۱۲]

تَنْذِيرٌ

۲۶- باب الوفاء بالنذر

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ» [الإنسان: ۷].

۶۶۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : «أَوْ لَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدَّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ

الْبَحِيلِ)). [راجع: ۶۶۰۸]

(۶۶۹۳) ہم سے غلام بن یحییٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے منصور نے، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ بن مرہ نے خبر دی، اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی۔ البتہ اس کے ذریعے بخیل کامل نکالا جاسکتا ہے۔

(۶۶۹۴) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابوالثنا نے بیان کیا، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو، البتہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بخیل سے اس کا مال نکلاتا ہے اور اس طرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس کی امید نہیں کی جاسکتی تھی۔

۶۶۹۳- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ)).

[راجع: ۶۶۰۸]

۶۶۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدْرَ لَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدْرَ لَهُ فَيُسْتَخْرَجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلَ)).

[راجع: ۶۶۰۹]

### باب اس شخص کا گناہ جو نذر پوری نہ کرے

(۶۶۹۵) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے شعبہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابو حمزہ نے بیان کیا، کہا ہم سے زہد بن مضرب نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان کا جو اس کے قریب ہوں گے۔ اس کے بعد وہ جو اس سے قریب ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو کا ذکر کیا تھا یا تین کا (فرمایا کہ) پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو نذر مانے گی اور اسے پورا نہیں کرے گی، خیانت کرے گی اور ان پر اعتماد نہیں رہے گا۔ وہ گواہی دینے کے لئے تیار رہیں گے جب کہ ان سے گواہی کے لئے

۲۷- باب إِنْ مَن لَّا يَفِي بِالنَّذْرِ  
۶۶۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، حَدَّثَنَا زُهْدُ بْنُ مِصْرَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ: لَا أَذْرِي ذَكَرَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ: ((ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتِمِنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ)).

[راجع: ۲۶۵۱]

کما بھی نہیں جائے گا اور ان میں مٹایا عام ہو جائے گا۔

### باب اسی نذر کا پورا کرنا لازم ہے

جو عبادت اور اطاعت کے کام کے لئے کی جائے نہ کہ گناہ کے لئے اور اللہ نے فرمایا جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو یا شیطان کی راہ میں اللہ کو اس کی خبر ہے اسی طرح جو نذر تم مانو آخر آیت تک۔

(۶۶۹۶) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے طلحہ بن عبد الملک نے، ان سے قاسم نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے اس کی نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہئے لیکن جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی ہو اسے نہ کرنی چاہئے۔

### ۲۸- باب النذر في الطاعة

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ [البقرة: ۲۷۰]

۶۶۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيَهُ)).

[طرفہ فی: ۶۷۰۰]

باب جب کسی نے جاہلیت میں (اسلام لانے سے پہلے) کسی شخص سے بات نہ کرنے کی نذر مانی ہو یا قسم کھائی ہو پھر

اسلام لایا ہو؟

(۶۶۹۷) ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔

### ۲۹- باب إِذَا نَذَرَ أَوْ خَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

۶۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَتَكْفِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)). [راجع: ۲۰۳۲]

### باب جو مر گیا اور اس پر کوئی نذر باقی رہ گئی

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے، جس کی ماں نے قبائے میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی، کہا کہ اس کی طرف سے تم پڑھ لو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی کہا تھا۔

### ۳۰- باب مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةَ بَقَاءٍ فَقَالَ: صَلَّى عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں نکالا کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے۔ اب ان دونوں قولوں میں یوں تطبیق دی گئی ہے کہ زندہ زندہ کی طرف سے نماز روزہ نہیں کر سکتا مردہ کی طرف سے کر سکتا ہے۔ (وحیدی)

تشیع



(۶۶۹۸) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، انہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ باقی تھی اور ان کی موت نذر پوری کرنے سے پہلے ہو گئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں فتویٰ اس کا دیا کہ نذر وہ اپنی ماں کی طرف سے پوری کر دیں۔ چنانچہ بعد میں یہی طریقہ مسنونہ قرار پایا۔

(۶۶۹۹) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن اب ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر ان پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ انہوں نے عرض کی، ضرور ادا کرتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض پورا ادا کیا جائے۔

باب ایسی چیز کی نذر جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے اور یا گناہ

کی

شرح حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں جو احادیث بیان کی ہیں۔ ان سے ترجمہ باب کا جزء ثانی یعنی گناہ کی نذر کا حکم مفہوم ہوتا ہے مگر جزء اول یعنی نذر فیما لا یملک کا حکم نہیں نکلتا اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ نذر معصیت کا حکم نکلنے سے نذر فیما لا یملک کا بھی حکم نکل آیا کیونکہ دوسرے کی ملک میں تصرف کرنا بھی معصیت میں داخل ہے۔

(۶۷۰۰) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے طلحہ بن عبد الملک نے، ان سے قاسم نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہو اسے چاہئے کہ اطاعت کرے اور جس نے گناہ کرنے کی نذر مانی ہو پس وہ گناہ نہ کرے۔

۶۶۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عْبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَأَقْبَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدَهُ. [راجع: ۲۷۶۱]

۶۶۹۹- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَةً)) قَالَ نَعَمْ. قَالَ ((فَأَقْضِ اللَّهَ فَبِهِوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)). [راجع: ۱۸۵۲]

۳۱- باب النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي

مَغْصِيَةٍ

۶۷۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيَهُ)).

[راجع: ۶۶۹۶]

بلکہ ایسی نذر ہرگز پوری نہ کرے وفاداری کا یہی تقاضا ہے۔

(۶۷۰۱) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے۔ آنحضرت ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فزاری نے بیان کیا، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے۔

ایسی ناچاز نذر ماننا جو حد اعتدال سے باہر ہو اسے توڑ دینے کا حکم ہے اس شخص کے پیر فالج زدہ تھے اور اس نے حج کرنے کے لئے اپنے دو بیٹوں کے کندھوں کے سارے چل کر حج کرنے کی نذر مانی تھی آپ نے اسے اس طرح چلنے سے منع فرمایا۔

(۶۷۰۲) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، ان سے سلیمان اہول نے، ان سے طاؤس نے، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے اسے کاٹ دیا۔

(۶۷۰۳) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے سلیمان اہول نے خبر دی، انہیں طاؤس نے خبر دی اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ گزرے تو کعبہ کا ایک شخص اس طرح طواف کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے۔

۶۷۰۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ)). وَرَأَاهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ. وَقَالَ الْفَرَاذِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ.

[راجع: ۱۸۶۵]

۶۷۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِرِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ.

[راجع: ۱۶۲۰]

۶۷۰۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَخْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ.

[راجع: ۱۶۲۰]

غالباً وہ شخص نابینا یا بوڑھا رہا ہو گا۔ یہ تکلیف ملا لیا ہے جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

(۶۷۰۴) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے، کہا ہم سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑے دیکھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابواسرائیل نامی ہیں۔ انہوں نے نذر مانی ہے کہ

۶۷۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ

کھڑے ہی رہیں گے، بیٹھیں گے نہیں، نہ کسی چیز کے سایہ میں بیٹھیں گے اور نہ کسی سے بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں انھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں۔ عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

آنحضرت ﷺ نے اس شخص کی ان غلط قسموں کو تروا دیا۔

باب جس نے کچھ خاص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو پھر اتفاق سے ان دنوں میں بقرعید یا عید ہو گئی تو اس دن روزہ نہ رکھے۔ (جمہور کا یہی قول ہے۔)

(۶۷۰۵) ہم سے محمد بن ابوبکر مقدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حکیم بن ابی حرہ اسلمی نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں میں روزے رکھے گا۔ پھر اتفاق سے انہیں دنوں میں بقرعید یا عید کے دن پڑ گئے ہوں؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ آنحضرت بقرعید اور عید کے دن روزے نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو جائز سمجھتے تھے۔

(۶۷۰۶) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا۔ اتفاق سے اسی دن کی بقرعید پڑ گئی ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں بقرعید کے

يَقُومَ وَلَا يَفْعَدُ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُرَهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلُّ وَلْيَفْعَدْ وَلْيُتِمِّمْ صَوْمَهُ)). قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۲- باب مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ

أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ

أَوْ الْفِطْرَ

۶۷۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةٍ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ: «لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ» لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، وَلَا يَرَى حَيَاتِهِمَا. [راجع: ۱۹۹۴]

۶۷۰۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثًا، أَوْ أَرْبَعًا مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ

دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

[راجع: ۱۹۹۴]

بہترین دلیل پیش کی کہ سچے مسلمانوں کے لئے اسوۂ نبوی سے بڑھ کر اور کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔

باب کیا قسموں اور نذروں میں زمین، بکریاں، کھیتی اور

سلمان بھی آتے ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عمدہ مال نہیں ملا تھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی، بیرحاء نامی باغ مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک باغ تھا۔

حضرت امام بخاری نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ داخل ہوں گے حضرت ابو طلحہ نے باغ کو مال کہا۔

(۶۷۰۷) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ثور بن زید دہلی نے بیان کیا، ان سے ابن مطیع کے غلام ابو الغیث نے بیان کیا، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی لڑائی کے لئے نکلے۔ اس لڑائی میں ہمیں سونا چاندی غنیمت میں نہیں ملا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سلمان ملا تھا۔ پھر بنی خبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام ہدیہ میں دیا غلام کا نام مدعم تھا۔ پھر آنحضرت وادی قرئٰی کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القرئٰی میں پہنچ گئے تو مدعم کو جب کہ وہ آنحضرت ﷺ کا کجاوہ درست کر رہا تھا۔ ایک انجان تیرا کر لگا اور اس کی موت ہو گئی۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ کبیل جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا، وہ اس پر آگ کا انگارہ

النذر، وَنَهَيْنَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ، لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ. د

۳۳- باب هل يَدْخُلُ فِي الْإِيمَانِ

وَالنَّذُورِ الْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوعُ وَالْأَمْنِيَّةُ؟ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ، أَنْفَسُ مِنْهُ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ لِحَاطِطٍ لَهُ مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ.

۶۷۰۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّبَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْقِيَابَ وَالْمَتَاعَ، فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ: رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ وَادِي الْقُرَى، حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحْطُ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَبَيْنَا لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنْ

الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ، لِيَشْتَعِلْ عَلَيْهِ نَارًا)) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ)).

بن کر بھڑک رہا ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص چپل کا تمہ یا دو تسمے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تمہ ہے یا دو تسمے آگ کے ہیں۔

[راجع: ۴۲۳۴]

روایت میں اونٹ بکریوں وغیرہ کو بھی لفظ سلمان اموال سے تعبیر کیا گیا ہے اسی سے باب کا مطلب نکلا اور یہ بھی نکلا کہ خیانت اور چوری ایسے گناہ ہیں جن کی مجاہد کے لئے بھی بخشش نہیں ہے۔

## ۸۴۔ کتاب کفارات الأيمان

# کتاب قسموں کے کفارہ کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لفظ ایمان کے بارے میں حافظ صاحب لکھتے ہیں۔ الايمان بفتح الهمزة جمع يمين واصل اليمين في اللغة اليد اليمنى واطلقت على الحلف لانهم كانوا اذا تحالفوا اخذ كل يمين صاحبه الخ يعني لفظ يمين لفت میں دائیں ہاتھ کو کہتے ہیں اور اس لفظ کا اطلاق قسم پر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اہل عرب جب کسی معاملہ میں باہمی حلفیہ معاہدہ کرتے تو ہر شخص اپنے ساتھی کا دایاں ہاتھ پکڑتا اور قسم کھا کر وعدہ پختہ کرتا۔ اس لئے یمن کا لفظ قسم پر استعمال ہونے لگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ چونکہ دایاں ہاتھ طاقت کے لحاظ سے جسے پکڑے اس کی حفاظت کی شان رکھتا ہے پس قسم کا لفظ بھی یمن پر بولا جانے لگا، اس لئے کہ اس سے جس چیز پر قسم کھائی جائے وہ چیز پھر محفوظ ہو جاتی ہے۔ لفظ کفارات کے ذیل حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ وسميت كفارة لانها تكفر الذنب اي تستره و منه قيل للزارع كافر لانه يغطي البذر واصل الكفر الستر يقال كفرت الشمس النجوم سترتها و يسمى السحاب الذى يستر الشمس كافر او يسمى الليل كافر لانه يستر الاشياء عن العيون و تكفر الرجل بالصلاح اذا ستره (فتح) کفارہ گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ کاشکار کو کافر اس لئے بولا جاتا ہے کہ وہ بیج کو زمین میں چھپا دیتا ہے لفظ کفر دراصل پردہ کرنے کو، چھپا دینے کو کہتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ سورج سے تاروں کو چھپا دیا اور بادل جو سورج کو چھپا دیتا ہے اس پر بھی لفظ کافر بولا جاتا ہے اور رات کو بھی کافر کہتے ہیں کیونکہ وہ آنکھوں سے ہر چیز پر پردہ ڈال دیتی ہے اور آدمی جب ہتھیاروں سے ڈھانک دیا جاتا ہے تو اس پر بھی لفظ کافر بولا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کفارہ ان عملوں پر بولا جاتا ہے جن کے کرنے سے گناہوں پر معافی کا پردہ پڑ جاتا ہے (فتح)